

بمبارک وقت و شہادت ولایت حضور نواجہ علائقہ فیضیہ خانی
مصنفہ کار مصطفیٰ میر

فائد فریدہ

کا اردو ترجمہ اسمی بہ فیوضت افریدہ

از فقیر معینی شاہجہاںی

ملک

ممبر مکتب معین الادب جامع مسجد شریف دیوبند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين محمد الافضل عن جميع ما سوي الله تعالى والرحمة على الاله واصحابه واوليائه اجمعين

خصوصاً على قدوة الاولياء والعارفين وزجوة الاصفياء والكاظمين لانهم فخر الدين
سنة پ و علی شیخ قطب المشائخ المکرم سلطان الاولیاء الغلام مولانا شیخ شیعنا
خواجہ خلد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ وعلی شیخ الشیوخ الغوث الاعظم والفرد الافهم
الشیخ الکامل مولانا شیخ شیعنا شیخ محمد عاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ واولادہ
عنایکویہ احقر عباد اللہ تعالیٰ غلام کمترین جناب مانقان وعلقہ بگوش کہترین
درگاہ کمالان خاصہ سبک داغلو دروازہ خواجگان چشتیہ بہشتیہ رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین فقیہ غلام فرید افروز اللہ تعالیٰ فی ہمدان توحید
ولہ التمجید والتقرید کہ ایہ رسالہ ایست مسمی بہ **قوائد فرید**
شامل اکثر مسائل واجبہ را امید عام بذات پاک ایہ غلام راست کہ
ایہ رسالہ مصنفہ
برمچیدان مرغوب ولہا خواہد شد بہتہ وکمال گزیر بہ

توحید

حضرت حق جل جلالہ ذات بخت اور مستی مطلق ہے۔ چون و
چند یعنی تشبیہ و تعداد سے مبرا اور زیادتی کی سے معتر ہے نہ انکی
ابتداء نہ انتہا نہ اس کا اول ہے نہ آخر واجب الوجود ہے۔ ہمیشہ سے
ہے اور ہمیشہ ہوگا۔ وہ دنیا کی آنکھ سے مخفی ہے۔ اور تمام دنیا سچی
کہ ریختان کے ذرات اس کے آگے جلی اور ظاہر ہیں۔ ہر نیک و بد کے
احوال جاننے والا ہے۔ عالم اجسام عالم امثال عالم ارواح سے برتر
ہے۔ وہی ہر شے کا خالق ہے۔ تمام کائنات اس کی مخلوق ہے۔
کوئی نہیں جانتا کہ اس کا مکان کہاں ہے۔ (بلکہ وہ مکان سے
پاک ہے) یہ منع ہے کہ کہا جائے کہ شمال میں ہے یا جنوب
میں، یا شرق یا غرب میں، اوپر ہے یا نیچے، بلکہ یہ اعتقاد رکھا جائے
کہ لپٹے آپ کو وہ خود جانتا ہے۔ ہم اس کی ذات میں تفکر کرنے سے
عاجز ہیں۔ (کیونکہ ہندوگان معتقدین کا مقولہ مشہور ہے) کہ اللہ تعالیٰ
کی ذات میں فکر کرنا جہالت ہے۔

رسالت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰتہ وامل التیات

اللہ تعالیٰ کی اطاعت مخلوق ہیں۔ اگر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باعتبار
صودت کے پیدائش میں مؤخر ہیں۔ لیکن باعتبار حقیقت سب سے
مقدم ہیں۔ ظاہر آدم کی اولاد سے ہیں۔ اور ہاٹنا آدم بن کی
اولاد سے ہے۔ حدیث قدسی فرمان الہی۔ اے میرے محبوب اگر
آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا۔ اے میرے محبوب اگر
آپ نہ ہوتے تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ فرماتا۔ اور فرمان
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب چیز سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو
پیدا فرمایا۔ میں اللہ کے نور سے ہوں۔ اور سب میرے نور سے ہیں۔
میں نبی تھا اور ابھی آدم پانی اللہ مٹی کے درمیان تھا۔ اور حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام تمام انبیاء سے افضل اور آخری رسول ہیں۔ تمام انبیاء کرام
اگرچہ حضور سے پہلے آئے ہیں۔ لیکن جب انوار نبوت حضور کے
نور اعلیٰ سے لئے گئے ہیں۔ حضور رسالت کے شمس ہیں۔ اور تمامی
رسول بند ہیں۔ چودھویں کے چاند ہیں۔ اگرچہ رات میں چاند سرج
نکلنے سے پہلے آسمان بردگھاؤ دیتا ہے۔ لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
سے نور حاصل کرنے والا ہے۔ حکما کا قول ہے۔ چاند کا نور سورج کے
نور سے حاصل ہوتا ہے۔ غلامہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا نور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر چمکا اور تمام مخلوق انبیاء اولیاء فرشتوں وغیرہ نے حضور

اپنے وجود کی چمک پائی جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے
نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا فرمایا۔ اور اس کے بعد
تخلیق کائنات ساری مخلوقات عالم اعجاز عالم مثال
عالم اجسام کو اس سے نصیبہ پہنچا۔ اس کا نور
مقصود مخلوقات اور جملہ موجودات کا اصل لاصل ہے۔ اس کے بعد
اس نورِ عالی سے نقش فرمایا۔ جس سے عرش و کرسی اور قلم جو
گئے۔ یہ سارا جہاں اس کی ذلت پاک کی ایک نشانی ہے۔ اور اس کے
ایک نشان کے ذوات آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا
کرانے سے اندازاً نو ہزار سال پہلے (اس جہاں کا ایک دن اس دنیا
کے ہزار سال کے برابر ہے) اپنے نور ذاتی سے پیدا فرمایا۔ اور اس میں
نظر فرمائی۔ اس نظر کی ہیبت سے وہ نور بانی ہو گیا۔ اور عرصہ ہزار
سال جاری رہا۔ پھر اس کو دس قسم بنایا۔ پہلے قسم سے عرش معنی
پیدا فرمایا۔ دوسرے سے قلم تیسرے سے لوح محفوظ، چوتھے سے
چاند، پانچویں سے سورج، چھٹے سے آسمان ہشت اور ساتویں
نومنین اور آٹھویں سے فرشتے، نویں سے کرسی، دسویں سے
ارض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شیخ المشائخ شیخ
نجم الدین گبری قدس سرہ نے فرمایا ہے۔ جس وقت حضرت محمد

محطے صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا۔ تو اللہ جل شانہ نے اس رحمت کی نظر فرمائی۔ حجابانہ محدث میں اس سے پانی کے قطرے ظاہر ہوئے۔ (پکے) ان قطرات سے ارواح پیمبران کو پیدا فرمایا۔ اور پیغمبر سے ارواح اولیاء اولیاء سے نیکو کار، نیکو کاروں سے گنہگار، گنہگاروں سے منافقین و کافر اور انسان کی لولج کے اقسام سے ارواح ملکی پیدا فرمائے ان سے جنات کی ارواح اور جنات سے شیاطین کے ارواح پیدا فرمائے اور باقی میں سے حیوانات کے ارواح اور اس سے ملکوت و نباتات کے اقسام اعداد ربوہ عناصر پیدا ہوئے۔ اس کے بعد آسمان اور زمین کی چیزیں پیدا ہوئیں۔

وہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کے پیدا کرنے کا ذریعہ اور مخلوق و خالق کے درمیان رابطہ ہیں۔ ذات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب مخلوق میں بلند اور عالی مرتبہ عالم لولج ہے "عالم ارواح" جو کہ شمار سے باہر ہے۔ روح الیسا لطیف نور ہے جو نظر میں نہیں آ سکتا۔ اور تمام مخلوق اسی کے بتوئے نڈ ہے اور روح خفاقت کی آرائش سے پاک ہے۔ اس کے بعد عالم مثال "عالم مثال" یہ بھی لطیف نور ہے۔ لیکن نظر میں آتا ہے۔ عالم ادوار کی نسبت کثیف ہے لیکن عالم اجسام کی طرح

خرق و التیام قبول نہیں کرتا۔ اور اُس کو عالم مثال اس لئے کہتے ہیں۔ کہ ہر وہ چیز جو عالم اجسام میں بطریق کثافت موجود ہے وہ اس عالم مثال میں بطور لطافت موجود ہے۔ اس کے بعد تیسرا عالم اجسام "عالم اجسام" جو عرش سے بیک فرشتہ تک واقع ہے۔ اور بڑی چیز عرش معلیٰ ہے۔ جو بتمامہ نور ہی نور ہے۔ لیکن جسم رکھتا ہے۔ جس کے باعث خرق و التیام کو قبول کرتا ہے اور اس کی پیدائش جو ہر سبز ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ عرش معلیٰ کے چار لاکھ ستون ہیں۔ اور ایک ستون سے دوسرے ستون تک چار لاکھ سال کا راستہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ عرش کے نیچے اتنی ہزار قندیل ہیں۔ اور یہ سب آسمان اور زمینیں ایک قندیل میں ہیں۔ اور باقی قندیلوں کا علم ذات حق کو معلوم ہے۔ اور عرش معلیٰ ایسے منفرد ہے۔ کہ ہر روز سورج کو اُس کے نور سے ایک ذرہ ملتا ہے۔ جب وہ طلوع کرتا ہے۔ تو مخلوقات کے گناہوں کی حرارت سے گرم ہو جاتا ہے۔ تو اسے دوزخ میں پھینکے دیتے۔ اور عرش معلیٰ کے دوسرے نور سے اُسے نصیبہ پہونچاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے عرش معلیٰ کو تمام مخلوقات جمیعہ سے بڑا پیدا فرمایا۔ تو عرش کو خیاں آیا۔ کہ عالم جمیعہ میں مجھ جیسا

کوئی بڑا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ کو پیدا فرمایا جس کو
 ستر ہزار بال عطا فرمائے۔ اور ہر بال میں ستر ہزار پر لگائے
 اور ہر پر پر ہزار جھریاں لگائیں۔ اور ہر ایک جھری میں ستر
 ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان پیدا فرمائی جس سے
 کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ جو بارش کے قطروں
 ریگستان کے فصول اور درختوں کے پتوں اور خاک کے ذروں
 اور دیکھ کے تمام دنوں کے شمار کے برابر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
 نے عرش کے ماتہ اس کو نسبت دی۔ عرش اس کے نصف سے
 کم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک مرغ پیدا فرمایا ہے
 جس کے دو پد ہیں۔ اگر وہ کھول دے تو مشرق اور مغرب
 تجاوز کر جائے۔ جب صبح کا وقت ہوتا ہے۔ تو مہنگان
 الملائک القدوس کی تسبیح کہتا ہے۔ جس کے باعث اُس
 زمین کے تمام مرغ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں شاغل ہوتے ہیں۔
 اور آواز کرتے ہیں۔ عرش کے بعد کسی ہے۔ سوائے
 سات سیاروں کے تمام ستارے اُسی پر ہیں۔ وہ سات
 سیارے، قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ
 مشتری۔ اور زحل ہیں۔ وہ کسی عرش کے نیچے اور تمام

آسمانوں کے اوپر ہے۔ اس کا جسم بھی ٹوٹے ہے۔ اور اتنی لمبی
 ہے۔ کہ اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں کو یکجا کر دیا جائے۔
 تو اُس کرسی کے مقدار کے مقابلہ میں نہایت اقل القلیل معلوم
 ہوں گے۔ اور اُس آسمان کرسی پر بیس ہزار کرسیاں رکھی
 ہیں۔ اور ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا آیت الکرسی پڑھ رہا ہے
 اور نیز اسی آسمان کرسی پر بارہ برج ہیں۔ جن کی ترکیب
 ستاروں سے ہے۔ اور اس جہاں سفلی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت
 کے باعث سات سیاروں کی صلاحیت سے سارے جہان کے
 کاموں میں موثر ہیں۔ بارہ برجوں کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ حمل، ۲۔ ثور، ۳۔ جوزا، ۴۔ سرطان، ۵۔ اسد، ۶۔ سنبلہ
 - ۷۔ میزان، ۸۔ عقرب، ۹۔ قوس، ۱۰۔ جدی، ۱۱۔ دلو، ۱۲۔ حوت
- روح محفوظ موقی کے سفید دلنے سے ہے۔ اور اس کے کائے
 جواہر سے مرتب ہیں۔ اور اُس کا غلاف یا قوت شرف سے ہے۔
 اور ہر چیز کا نصیبہ حتیٰ کہ چوٹی، مکڑی وغیرہ کا بھی اُس میں
 سمع ہوتا ہے۔ جو کچھ قیامت تک ہوگا۔ اس کے بیان کرنے کی
 حاجت نہیں۔ کیونکہ تمام چیزوں کے احوال اُس میں ہیں۔ قلم
 ایک مجسم نور ہے جس کی لمبائی پانچ سو سال کا راستہ نور اُسکی

جوڑائی چالیس سال کا راستہ ہے۔ کرسی کے بعد سات آسمان ہیں جو کرسی کے نیچے آسمان ہے۔ وہ نور سے ہے۔ نہایت چمکدار اور روشن۔ اس کے بعد یعنی چھٹا آسمان موتی کے سفید دانے سے ہے۔ اور اس کے نیچے والا آسمان یعنی پانچواں آسمان طلا سے ہے۔ اور اس کے بعد چوتھا آسمان چاندی سے اور اس کے نیچے تیسرا آسمان یا قوتِ اُرد سے اور اس کے بعد دوسرا آسمان یا قوتِ شُرخ سے ہے۔ اور اس کے بعد پہلا آسمان یعنی یہ آسمان دنیا کی زمرد سے ہے۔ آسمانوں کی لمبائی اس طریقے سے ہے۔ کہ اگر ان میں سے ایک ستارہ زمین پر آئے تو زمین سے زیادہ ہوگا۔ زمین سے بیکر پہلے آسمان تک پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ اور آسمان کی موٹائی بھی اس کے برابر ہے۔ یعنی پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ اسی طرح پہلے آسمان سے دوسرا اور اسکی موٹائی حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک یہی صورت ہے۔ اور ہر آسمان پر ایک ایک سیارہ ہے۔ ”سیارہ“ انہیں اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی سیر اصلی ہے۔ اور ان ستاروں کی سیو کے برعکس ہے۔ جو آٹھویں آسمان پر ہیں۔ ساتویں آسمان کے سیارہ کا نام زحل ہے۔ اور چھٹے پر مشتری، پانچویں پر مریخ، چھٹے

پر شمس، تیسرے پر زہرہ، دوسرے پر عطارد اور پہلے پر چاند ہے۔ سورج کی لمبائی باہ لاکھ اسی تین ہزار کو س ہے۔ اور چاند کی لمبائی زمین کے برابر ہے۔

بہشت — بہشت آٹھ ہیں۔ اور ساتویں آسمان کے برابر ان کا مقام ہے۔ ہر قسم کے خوشی کے سامان

ان میں مہیا ہیں۔ اور اس جہان کے میوہ جات بہشت کے میوہ جات کی نسبت لاشیٰ ہیں۔ لیکن یہ میوے ان میوہ جات کے متشابہ ہوں گے۔ اور اس جہان کے پھول بھی بہشت کے پھولوں کی نسبت ناپچیز ہیں۔ اور بہشت کے اندر زمرد اور بلور، سونا چاندی کے محل بنے ہوئے ہیں۔ اور ہر محل کے نیچے چار نہریں ہیں۔ (۱) شرابِ طہور، (۲) دودھ، (۳) پانی، (۴) شہد اور اس بہشت کے اندر ہزار ماحوریں ہیں۔ کہ ان کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن اور ان کی زلفیں اندھیری رات کی مانند زیادہ سیاہ، اگر دن میں ان کی زلفوں سے ایک بال ظاہر ہو جائے۔ تو دن رات سے بھی زیادہ اندھیرا ہو جائے۔ اور اگر رات میں ان کا کوئی عضو ظاہر ہو جائے۔ تو رات دن سے بھی زیادہ روشن ہو جائے۔ اور اس بہشت میں ایسے بھی

فرشتے ہوں گے۔ جن کی شکل بے ریش لڑکوں کی طرح ہوگی۔
 اور وہ حسن و جمال میں حمدوں کی طرح ہوں گے۔ جنہیں فلان کہا
 جاتا ہے۔ ہر ایک بہشت کی مداری ایسی ہوگی کہ سات آسمان
 اس کی نسبت میں ایسے ہوں گے۔ جیسے ڈھال سے پھول گنبد ہے
 دونوں۔۔۔ مددِ سات میں۔ اور اُن کی مداری بہشت کی
 طرح ہے۔ اور وہ محض آگ سے بنے ہوئے ہیں۔ غور باللہ صفا
 اگر ان میں سے ایک چمکاری اس جہان میں آئے۔ تو تمام درخت
 اور پتھر اور ہر ایک چیز جل جائے۔ اور یہ آگ جو اس جہان میں
 ہے۔ اُسی آگ سے لائی گئی ہے۔ لیکن سات دفعہ پانی کے
 ساتھ اُس کو دھوا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس حالت تک پہنچی
 ہے۔۔۔ دونوں کا مقام زمینوں کے نیچے ہے۔ اور ہر دونوں
 کے ہر طبقے میں کئی ہزار سانپ اور بچھو اور دوسری کائنات
 والی مادی چیزیں موجود ہیں۔ اگر کسی چیز کو کاٹ دیں۔
 تو وہ چیز جل جائے۔ اور مدت کثیر تک جلتی رہے۔ غور
 باللہ صفا زمینیں جو اس عالمِ مطلق میں ہیں، یہاں تک ہیں۔
 اور ہر ایک زمین لمبائی اور چوڑائی میں اس زمین کے برابر
 ہے۔ البتہ اس زمین میں آدمیوں کے بسنے کی جگہ ہے۔

اور دوسری زمینوں میں فرشتے دیو اور جن اور شیطان
رہتے ہیں۔ اور زمین کے گرد اگر دوسرا پہاڑ ہے جس کا
نام کوہ قاف ہے۔ جس کی بلندی پانچ سو سال کا راستہ
ہے۔ اور خدا اس میں ہزار سال کا راستہ ہے۔ اور یہ تمام
زمینیں ایک میل کے سر پر ہیں۔ اس میل کی درازی اتنی
ہے کہ ایک سو سے دوسرے سو تک پانچ سو سال کا
راستہ ہے۔ وہ بل مچھلی پر ہے۔ اور مچھلی پانی پر ہے۔
جس پانی کی گہرائی چار ہزار سال کا راستہ ہے۔ اور وہ پانی
ہوا پر ہے۔ ہوا دوزخ پر دوزخ پتھر پر پتھر فرشتے
پر اور فرشتہ پتھر کی پیٹھ پر ہے۔ اس عالم سفلی میں
ہر ایک چیز کی ترکیب اور عناصر سے ہے۔

اربعہ عناصر :- وہ چار چیزیں ہیں۔ ایل مٹی
دوم پانی۔ سوم ہوا۔ چہارم آگ اور آسمان اور زمین
کے درمیان ہوا میں ایک دریا ہے۔ جس کی گہرائی تین فٹ
یعنی ۹ میل ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر وہ
دریا نہ ہوتا۔ تو ہر ایک آدمی سورج کی گرمی سے جل جاتا
اور اگر درمیان میں وہ رکاوٹ نہ ہوتا۔ تو سارا جہاں آہستہ

کے عشق میں دیوانہ ہو جاتا۔ تمام مخلوقات یعنی انسان جن شیطان فرشتے اسی طرح ہیں۔ کہ ساری کائنات کے دشمن حصوں میں سے نو حصے فرشتے اور ایک حصہ باقی تمام چیزیں پھر اس باقی ماندہ ایک حصے کو دشمن حصے کیا جائے۔ تو نو حصے شیطان اور ایک باقی۔ پھر اس ایک باقی ماندہ کو دشمن حصے کیا جائے۔ تو نو حصے جن اور ایک حصہ انسان، یہ انسان خلقت میں سب سے تھوڑا ہے۔ لیکن مرتبہ میں سب سے بزرگ اور مقدم۔ جہانوں کا شمار نہیں بعض ایسے جہان ہیں کہ ایک روز اس جگہ گزرتا ہے۔ اور ہزار سال وہاں گزارتے ہیں۔ اور بعضے اس سے بھی زیادہ اور بعضے اس سے بھی کم۔ جیسے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شب معراج دعوت دی گئی۔ تو وہاں اٹھارہ سال گزرے اور یہاں ایک لحظہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب آسمان پر پہنچے تو اونٹوں کی قطار دیکھی جس کا نہ ابتدا تھا نہ انتہا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ قطار کس چیز کی ہے۔ تو جبرائیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں حضرت آدم علیہ السلام

سے تقریباً نو لاکھ سال پہلے پیدا کیا گیا ہوں۔ اُس روز سے میں نے اس قطار کو چلتے ہوئے دیکھا۔ جس کی ابتدا مجھ سے پہلے ہے۔ اور جس کی انتہا ابھی تک معلوم نہیں۔ لیکن اس قطار کے متعلق میں نے مددگار الہی میں عرض کیا۔ فرمان آیا کہ جب میرا حبیب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔ اور معراج کی رات آسمان پر تشریف لائیں گے۔ ان کی خدمت میں عرض کرنا وہ تمہیں بتا دیں گے۔ تو شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل سے فرمایا کہ قطار سے ایک اونٹ لے آؤ۔ حضرت جبرائیل نے آئے۔ اس اونٹ پر صندوق تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھولا، جبرائیل نے دیکھا کہ اس میں ایک سیاح جہان ہے۔ ان آسمانوں کی طرح اُس میں آسمان ہیں زمینوں کی طرح زمین، سورج کی طرح سورج، اور چاند کی مانند وہاں چاند، یہاں تک کہ سب مخلوقات کی مثل اس ایک صندوق کے اندر مخلوق موجود ہے۔ پس حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا شمار نہیں ہو سکتا۔ فرشتے ایک ایسی مخلوق ہیں جن کو فرد سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو کھانے پینے اور نیند کرنے سے پاک ہیں۔ جس صورت میں چاہیں ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی

تیسع میں مشغول ہیں۔ بعض فرشتے زمین پر ہیں۔ اور بعض آسمانوں پر اور کرسی پر اور کچھ فرشتے ایسے ہیں جنہیں اس دنیا کے نظام کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک انسان کے کندھے پر دو دو فرشتے مقرر ہیں۔ دائیں طرف والا ثواب لکھتا ہے۔ اور بائیں طرف والا عذاب۔ انسان کا نام کرنا کا تبین ہے اور بعض فرشتے قبر میں سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ اور وہ اہل سنو کو سننا اور اہل جنا کو جنا پہنچاتے ہیں۔ جو منکر نیکر کے نام سے مشہور ہیں۔ تمام فرشتوں میں سے چار فرشتے افضل ہیں۔ ایک حضرت جبریل جو پیغام الہی انبیاء اور رسولوں تک پہنچاتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اخی جبریل یعنی بھائی جبریل فرمایا کرتے تھے۔ دوسرا فرشتہ میکائیل ہے۔ بادشہ اور ہوا کا کام جس کے سپرد ہے۔ تیسرا اسرافیل ہے۔ جو قیامت کے دن نفخہ بوز کرے گا۔ چوتھا عزرائیل ہے۔ جو قابض الارواح ہے پہلے آسمان کے فرشتے بیل کی صورت میں، دوسرے آسمان کے فرشتے عقاب کی صورت تیسرے کے گدھ کی صورت میں، چوتھے کے چھوٹے بچوں کی صورت میں، پانچویں چھوٹے اور ساتویں آٹھویں کے فرشتے نوجوان دیو کی صورت میں ہیں۔ ایک فرشتہ جلعوت الہی میں ہے جو تمام عمر کو جی

گزارتے ہیں۔ بعضے سجود میں بعضے قیام میں قیامت تک ان کی یہی صورت رہیگی۔ اور بعض فرشتے عرش معلکے اٹھانے والے ہیں۔ جن کی ستر ہزار صفیں بنی ہوئی ہیں۔ جو عرش کو گندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور عرش کو اٹھانے والے چار دوسرے فرشتے ہیں۔ جن کی صورت پہاڑی بکری کی طرح ہے۔ اور ہر ایک کے چار چار منہ ہیں۔ ایک انسانی، دوسرا شیر کا، تیسرا بیل کا، چوتھا گدھ کا، ان کی لمبائی اس قدر ہے کہ باؤں سے بکر ٹھٹھنے تک پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ بہشت کے کبھی بردار فرشتے کا نام رضوان ہے۔ اور دوزخ کی چابی جس فرشتے کے سپرد ہے۔ اس فرشتے کا نام مالک ہے۔ اور بعض ایسے فرشتے بھی ہیں۔ جو ہر لحظہ عبادت الہی میں مشغول ہیں۔ ہر دو جہان سے آزاد ہیں۔ اتنی خبر بھی نہیں رکھتے کہ جہاں موجود ہے یا نہیں۔ اور بعض ایسے فرشتے ہیں۔ جن کی خلعت آدمی برف لہو آدمی آگ سے ہے۔ اور ہمیشہ تیسع کہتے ہیں۔ سبحان الذی الف بین السحاب والسماء واللہ اعلم بالصواب شیطان اور جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور نہایت بے شمار ہیں۔ جس صورت میں چاہیں آسکتے ہیں

ان میں سے پہلے پہلے جان کو پیدا کیا۔ جو ہر ایک جن اور شیطان کی بنیاد ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اُسے آگ سے پیدا فرمایا۔ اس اس کی اولاد اس عالم شہود میں جلوہ گر ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم فرمایا۔ سب نے فرمانبرداری کی۔ لیکن چونکہ یہ آگ سے پیدا کئے گئے تھے۔ تو انہوں نے چھتیس ہزار سال بعد فساد شروع کر دئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اکثر کو مختلف عقاب اور گوناگوں عذاب سے مار ڈالا۔ بہت تھوڑے باقی رہ گئے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ جب دولاکھ اندک چھتیس ہزار سال گزرنے لگے تو پھر انہوں نے فسق و فجور شروع کر دیا۔ غضب الہی ولند ہوا۔ اکثر ان میں سے ذلیل ہو گئے۔ جو باقی رہے وہ تابع فرمان ہو گئے۔

جو بیس ہزار سال کے بعد پھر رانی کی طرف مائل ہوئے تو خداوند کریم نے فرشتوں کے ایک گروہ کو اس سے لڑنے کا حکم فرمایا۔ اکثر مارے گئے۔ اور جو تائب ہوئے۔ ان کو چھوڑ دیا۔ بعد بعض آسمان پر مقید لئے گئے۔ ایک ان میں سے عزرائیل علیہ السلام جو ظاہری نیکی اور دانائی میں بے نظیر تھا۔ عبادت الہی میں مشغول رہتا۔ یہاں تک کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کا استاد

ہوا۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتوں کو تعلیم دی۔ رفتہ رفتہ ساریں آسمان تک پہنچا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت کے اند فرشتوں کی تعلیم کے لئے مقرر کیا۔ ایسا مقبول ہوا۔ کہ اگر کسی فرشتے سے قصور ہو جاتا۔ تو جناب الہی سے بخشو الیتا۔ جب تقدیر الہی سے اہلکے داد حضرت آدم علیہ السلام نے عالم وجود میں ظہور فرمایا۔ اور تمام ملائکہ کو اسے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ عزرائیل نے اعراض کیا۔ تو غضب الہی اُس پر وارد ہوا۔ مقہور ملعون اور جہنمی ہوا۔ اور اس کو قیامت تک زندگی عطا فرمائی گئی۔ اس کی اولاد بے شمار پیدا ہوئی۔ سب کا کام یہی ہے۔ کہ اولاد آدم کو برا راہ دکھانا۔ تاکہ وہ بھی دوزخی بنیں۔ بعض جن جو تائب ہوئے تھے۔ اور فرشتوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔ ان سے بھی بکثرت اولاد پیدا ہوئی۔ اور قوم جنات جو اب تک موجود ہیں۔ بعضے مومن، بعضے کافر، بعضے صالح، بعضے فاجر یہ سب ان کی اولاد ہیں۔ آدمی تمام مخلوقات سے اشرف ہیں۔ اور ان کی ہیدائش اربعہ عناصر یعنی مٹی، پانی، آگ اور ہوا سے ہے۔ ان سب کا اصل حضرت آدم علیہ السلام ہے۔ یہ تمام مومن کافر نیک اور بد اولاد اور انبیاء سب اُسی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حدیث

قدسی میں آتا ہے۔ کہ انسان میرا بھید ہے۔ اور میں اس کا
 ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ
 نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ حاصل کلام
 جب حضرت حق جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا
 فرمایا۔ اور اس کے بائیں عضو سے دادی حوا پیدا ہوئی۔
 اللہ تعالیٰ نے انہیں بہشت میں جگہ دی۔ اور حکم فرمایا۔ کہ اس
 بدشت کے قریب مت جانا۔ پس تقدیر الہی سے
 انہوں نے اُس بدشت کو کھایا۔ اور بہشت سے نکلے گئے
 زمین میں انہیں جگہ دی۔ اس وقت تک ہم سب آدمی اس کی
 سے ہیں۔ اور قیامت تک باقی رہیں گے۔ تمام مخلوقات
 سے افضل انسان ہے۔ اور انسانوں میں افضل ترین پیغمبر ہے
 ہیں۔ پیغمبر اسی کو کہتے ہیں۔ جس کے پاس اللہ تعالیٰ انہیں
 مہربانی سے وحی بھیجے۔ اور مخلوقات کے پاس پیغام پہنچا
 کا حکم فرمائے۔ تاکہ انسان اور جن اُس کے حکم کے تابع ہو کر
 اس کے دین کو منظور کر کے کفر ادا نہ کر سکیں۔ پیغمبر
 کی تعداد جن کو خداوند کریم نے اپنے لطف سے رسالت و نبوت
 کی نعمت سے نوازا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے زیادہ
 قسمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہر قاتان مجید

تیمت رکھنے والے سات ہیں۔ اول حضرت آدم علیہ السلام دوسرے
 حضرت نوح علیہ السلام تیسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام چوتھے
 حضرت داؤد علیہ السلام پانچویں حضرت موسیٰ علیہ السلام چھٹے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ساتویں حضرت ختم المرسلین سید
 نبیین محبوب اللہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں۔ جو تمام انبیاء سے افضل اور تمام دین کے پیدا ہونے کا
 سبب ہیں۔ اور حضرت اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کے بعد
 اپنی نبوت کو ظاہر فرمایا۔ آپ پر رسالت ختم ہوئی۔ اور آپ
 کی ولایت کا حکم باقی رہا۔ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے
 بعضوں پر نازل نہیں ہوئے۔ جن پر صحیفے نازل نہیں
 ہوئے۔ اور جن پر صحائف آئے ہیں۔ وہ نبی مرسل
 ہیں۔ اور جن پر کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ چار رسول ہیں۔
 حضرت موسیٰ علیہ السلام جن پر توریت نازل ہوئی۔ دوسرے
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی۔ تیسرے حضرت
 جن پر زبور نازل ہوئی۔ اور چوتھے پہلا ولین
 الاخرین ذات میں مقدم اور صورت میں مؤخر تمام جہانوں کیلئے
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہر قاتان مجید

نازل ہوا۔ اور باقی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ حضور صلی اللہ
سب سے پہلے جتنے پیغمبر آئے۔ وہ ایک دوسرے کے دین کے
منسوخ کرنے والے نہیں ہوتے تھے۔ لیکن ہمارے رسول کر
صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لئے ناسخ بن کر آئے۔ اور آخری
ہیں۔ آپ کا اتنا بلند رتبہ ہے کہ کسی کو وہاں تک رسائی کی
نہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ ا
گرام کہ بعد تمام عالم پر فضیلت رکھنے والے اصحاب کرام
۔ بیان صحابہ :- صحابہ اُسے کہتے ہیں جس نے ح
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کے ساتھ دیکھا ہو۔ اگر
ایک لحظہ بھی ہو۔ اصحاب کرام میں سے چار صحابہ افضل
جو چہار یار کے نام سے مشہور ہیں۔ پہلے حضرت ابو بکر ص
دوسرے حضرت عمر بن الخطابؓ تیسرے حضرت عثمان
عفان جو تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور
اصحابِ مبشرہ ہیں جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ
کی خوشخبری دی ہے۔ اور وہ دس ہیں۔
عشرہ مبشرہ :- چار تو ذکر ہو چکے ہیں۔ اور پانچوں
سعدؓ تھے حضرت سعیدؓ ساتویں حضرت طلحہؓ اور اٹھوا

حضرت ابو عبیدہؓ نویں حضرت زبیرؓ اور دسویں حضرت
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ اور بعض اصحاب
شفیع ہیں جو دنیاوی کاموں سے بالکل فارغ ہو کر حتیٰ کہ کھانے
پینے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضور کے حسن و جمال کی مستی میں ہمیشہ
مبغد میں رہتے۔ عبادت الہی اور کفار کے ساتھ جہاد کے بغیر حق کا
اور کوئی مشغلہ نہ تھا۔

ازواجِ مطہرات :- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ازواجِ مطہرات گیارہ ہیں۔ (۱) خدیجہ الکبریٰ (۲) حضرت عائشہؓ
(۳) حضرت زینب بنت خزیمہ۔ (۴) حضرت زینب بنت جحش
(۵) حضرت سوادہ۔ (۶) حضرت ام حبیبہ (۷) حضرت حفصہ (۸)
حضرت جویریہ (۹) حضرت میمونہ۔ (۱۰) حضرت ام سلمہ (۱۱) حضرت
سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی
دختران چار ہیں۔ (۱) حضرت فاطمہ الزہراءؓ (۲) حضرت زینب
(۳) حضرت رقیہ۔ (۴) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور حضور کے فرزند تین ہیں :- (۱) حضرت قاسم (۲)
حضرت طاہر (۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم =
تابعین :- صحابہ کرام کے بعد تابعین ہیں۔ یعنی

لوگ جنہوں نے اصحاب کرام کو ایمان کے ساتھ دیکھا۔ اور تم تابعین میں سے تین آدمی زیادہ افضل ہیں۔

۱۔ حضرت اویس قرنی۔ ۲۔ حضرت حسن کبریٰ ۳۔ حضرت سیدہ زینب علیہا السلام۔
تعالیٰ ہنعم = صحابہ کرام کے بعد دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام
لوکان حضرات مجتہدین ہیں۔ جنہوں نے دنیا کو روشن
اور وہ بہت ہیں۔ جیسے کہ حضرت لغمان، ابو حنیفہ، حضرت شافعی
حضرت مالک و حضرت احمد بن حنبل، حضرت سفیان ثوری، حضرت
امام عبد اللہ مبارک، حضرت زفر، حضرت محمد شیبانی اور حضرت
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ چار حضرات جن کا مذہب باقی
ہے۔ اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اور اس زمانے سے جبکہ اجتہاد
کا حکم ختم ہو چکا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے
اگر کوئی آدمی ان کے مذہب پر نہیں ہوگا۔ اور ان کے اتباع نہیں
ہوگا۔ وہ ضعیف الایمان بلکہ اس نے ایمان سلب ہو جانے کا
خطر ہے۔ وہ چار حضرات چار اماموں کے نام سے مشہور ہیں۔
۱۔ حضرت امام لغمان ابو حنیفہ کو فی جنہیں امام اعظم بھی کہتے ہیں
۲۔ امام شافعی مطہری۔ ۳۔ امام مالک بن انس۔ ۴۔ امام احمد
بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

کے بعد سب مخلوقات میں سے اولیاء کرام افضل ہیں۔

شان ولایت :- اولیاء انہیں کہتے ہیں جو حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تابعداری اور اپنی ہستی مشاریت
اور مکمل ریاضات کے سبب سے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچے۔ اللہ
تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ حدیث قدسی میں ہے۔ میرے اولیاء
میری قبا کے نیچے ہیں۔ میرے بغیر انہیں کوئی نہیں پہنچ سکتا
دوسری حدیث قدسی میں ہے۔ بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ علماء و انبیاء کے وارث
ہیں۔ دوسری حدیث میں آتا ہے۔ میری امت کے ٹکڑے
بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اور شیخ ابنی قوم میں
ایسے ہیں جیسے بنی اپنی امت میں۔ اور اولیاء کرام کے لئے
خوارق عادات لازم ہیں جیسے پانی پر چلنا۔ ہوا میں پرواز
کرنا۔ ایک ساعت میں تمام زمین کی سیر کرنا۔ اور ایک ہی قیمت
میں بہت جگہوں پر موجود ہونا۔ موتی کو زندہ کرنا۔ اور زندوں
کو مارنا۔ موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود کرنا۔ امور عظیم پر
مطلع ہونا۔ حیوانات، نباتات اور جمادات کی تسبیح کو سمجھنا۔
اہل دنیا انسان خواہ حیوان یا جن سب پر حکومت کرنا۔ اور صحیح

ہونا اس امر اور حکم کا جو ان سے صادر ہو۔ اولیاء کرام کا مقام
تک رہا ضروریات سے ہے۔ جہاں ان کے سبب سے موجود
اگر یہ نہ ہوں تو جہاں نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان کا ہونا ضروری
چار نہراں چھپے ہوئے ہیں۔ اور تین سوا خیل ہیں۔ اور چالیس ابدال
ہیں۔ سات ابرار ہیں۔ اور چار اوتار اور تین نقباء اور سات
قطب اقلیم کے۔ اور پانچ قطب دلایت کے اور دو امام جو قطب
العالم کے وزیر ہوتے ہیں۔ ایک دائیں اور دوسرا بائیں۔ اور ایک
ان سب کے اوپر ہوتا ہے۔ جب قطب مدار غوث روزگار اور
قطب العالم کہتے ہیں۔ اور تمام اولیاء اس کے حکم کے ماتحت
ہوتے ہیں۔ مگر افراد کا گروہ جو قطب سے بھی زائد ہیں۔ وہ
جہاں کے کام سے بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ لیکن قطب مدار جہاں
کا نگہبان ہوتا ہے۔ کشف القلوب اور کشف القبور یہ لایت
کے ادنیٰ رتبے ہیں۔ اس کے بعد تمام زمین کی سیر کوہ قاف
کی سیر زیر زمین کی سیر آسمان کی سیر اور آسمانوں کے اندر جو
کچھ ہے۔ ان کا مشاہدہ کر سکی و عرش کی سیر عالم مثال اور عالم
الارواح کی سیر یہ سب اولیاء کرام کو حاصل ہوتی ہیں۔ اور آخری
مرتبہ دلایت کا فنا اور فنا الفنا اور بقا باللہ تعالیٰ ہے۔

صوفیاء کرام کے مذہب میں ولی کے بغیر کسی کو مومن کا ریل
نہیں سمجھا جاتا۔ ولی اُسے کہتے ہیں جس کا ایک لحظہ اللہ تعالیٰ
کے اسم سے خالی نہ جائے اور ہر وقت ذات حق کے مشاہدہ
کے بغیر کوئی چیز اس کے پیش نظر نہ ہو۔ جو ہی کام کرے
دل بیزار دست بکار ہو۔ اور ایک لحظہ تفکر اس سے منقطع نہ ہو۔
عنقریب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لذت الافکار
لذت الابرار سے بہتر ہے۔ نیز ارشاد ہے۔ کہ ایک لحظہ
کا تفکر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اولیاء اللہ کے علامات یہ ہیں۔۔۔
مہربانی۔ سخاوت، نصیحت، حوصلہ، حیا، نرمی، شفقت
اور وفا، دنیا سے قطع تعلق، تقدیرات اور قضا پر اعتراض
کرنے سے گریز، مصیبت کے وقت صبر اور شکر، نفس و
خواہش سے جہاد، خود نمائی اور ریاسے دوری۔ جو جو جفا سے
پرہیز، خوشی اور رخصت سے ادا و نواہی کی تابعداری، غربت
کے باوجود غنا کا اظہار اور اخلاص، سچائی، غیر خدا سے دل
کو خالی رکھنا۔ اور توکل، تسلیم، رضا، ظاہر و باطن میں شغل مولا
فقر و فنا پہ فخر اور تواضع، مروت اور بغیر کسی خوف اور امید

کے اللہ کی عبادت شریعت مبارک کے راستے پر ثابت قدم رہنا
فقر اور فزع کرنا۔ علماء اور صلحاء کی محبت اور دشمنوں کے ساتھ
خیر خواہی۔ ہر ایک مومن کیلئے فرض ہے۔ کہ وہ ولی کامل
کے ساتھ بیعت کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری طرف وسیلہ
طلب کرو۔ تاکہ اس: ان میں دل کو غیر حق سے پورے طور پر
صاف کر سکے۔ اور حق جل جلالہ سے داخل ہو۔ قبر میں اس کی
رہائی کا موجب ہو۔ قیامت میں شفاعت کرے۔ اس کی بیعت جائز
نہیں جس کا قدم شریعت کے راستے پر نہ ہو۔

جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا۔ وہ منزل مقصود
تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ بعض اولیاء اللہ سے خلاف
شرع باتیں مثلاً ترک نماز و روزہ ہو جاتے ہیں۔ تو وہ ایک جذبہ
کے سبب ہوتا ہے۔ جس میں انہیں معذور سمجھنا چاہیے
۱۔ پیرکون و مکاں کا شہنشاہ ہوتا ہے۔ کن جگہ
کے دینے لینے کا سردار ہوتا ہے۔

۲۔ اس پردے سے جو تیری جان پر ہے۔ رہائی پیر کی
امداد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جس نے دل سے پیروں کا
دامن لیا۔ اسے اس ملک ویران میں گنج بقال گیا۔

چار پیر سے مراد وہ چار شیخ کامل ہیں جنہیں حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے خلافت پہنچی ہے۔ وہ تمام اولیاء کے
مبتدیان ہیں۔ ہر ایک ان کی بیعت میں داخل ہے۔

۱۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ (۲) حضرت امام حسین شہید
۳۔ حضرت کبیر ابن زیاد - (۴) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ
تعالیٰ عنہم، اور چودہ خواواہ سے چودہ سلسلے مراد ہیں۔

۱۔ زید بن جو حضرت عبدالواحد بن زید کی طرف منسوب ہے۔
اور وہ حسن بصری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کے اور
حضرت بیدالکوفین خواجہ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۲۔ عیاضیہ اسکی بنیاد خواجہ فضیل ابن عیاض سے ہے
اور وہ حضرت عبدالواحد بن زید کے مرید ہیں۔

۳۔ ابراہیمیہ حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی کی طرف منسوب
ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض کے مرید ہیں۔

۴۔ حبیبیہ اس کی ابتدا حضرت خواجہ حبیب بصری سے
ہے۔ وہ حضرت حذیفہ مرعشی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابراہیم
ادہم کے مرید ہیں۔

۵۔ چشتیہ اس کی ابتدا حضرت ابواسحاق شامی چشتی

سے ہے۔ وہ حضرت مشاہد و دیوری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
جیسو بھری کے مرید ہیں۔

(۶) عجمیہ۔ حضرت حبیب عجمی کی طرف سے منسوب ہے
اور وہ حضرت حسن بصری کے مرید ہیں۔

(۷) طیفوریں۔ اس کی ابتداء حضرت بایزید طیفور بطلای
سے ہے۔ جو حضرت حبیب عجمی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام
جعفر صادق کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام محمد باقر کے مرید ہیں۔
اور وہ امام زین العابدین کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام حسین کے
اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں۔ نیز امام محمد جعفر صادق
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
ابو بکر کے اور وہ حضرت سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔

(۸) گرجیہ۔ اس کے بانی حضرت معروف کرخی ہیں۔ اور
وہ حضرت داؤد طائی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت حبیب عجمی کے
اور وہ حضرت حسن بصری کے مرید ہیں۔ نیز حضرت معروف کرخی
امام علی موسیٰ رضا کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت موسیٰ کاظم
کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام باقر جعفر صادق کے۔

(۹) سقطیہ۔ جو کہ حضرت ابو الحسن سری سقطی کی طرف منسوب
ہیں۔ جو حضرت معروف کرخی کے مرید ہیں۔

(۱۰) جنیدیں۔ اس کی ابتداء حضرت ابو القاسم جنید
سے ہے۔ اور وہ حضرت سری سقطی کے مرید ہیں۔

(۱۱) کاذوین۔ اس کی ابتداء حضرت ابو اسحق کاندونی سے
ہے۔ جو کہ حضرت ابو علی کاندونی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
ابو عبد اللہ حنفی شیرازی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو محمد
رویم کے مرید ہیں۔ جو حضرت جنید کے مرید ہیں۔ نیز حضرت
ابو عبد اللہ حنفی شیخ ابو محمد جعفری اصطخری کے بھی مرید ہیں۔
اور حضرت شیخ عبدالرحیم اصطخری کے مرید ہیں۔ اور وہ شیخ
ابو تراب بخاری کے مرید ہیں۔ اور حضرت شیخ قائم مقام کے مرید
اور حضرت شیخ شقیق بلخی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت سلطان
ابراہیم بن ادیم کے مرید ہیں۔

(۱۲) طوسیہ۔ اس کی ابتداء حضرت غلام اللہ بن طوسی سے
ہے۔ جو شیخ ابو حفص وجیبہ الدین کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
فروع رستمانی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو العباس ہنادی
کے اور وہ حضرت ابو عبد اللہ حنفی شیرازی کے اور وہ شیخ ابو حفص

وجہ الدین حضرت محمد عمویہ کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت احمد
اسود دینوی کے اور وہ شیخ ممشاد دینوری کے مرید ہیں۔ اور
وہ حضرت جنید کے مرید ہیں۔

(۱۳) سہروردی بیہ: اسکی ابتدا حضرت شہاب الدین سہروردی
سے ہے۔ جو حضرت شیخ ابو حفص وجہ الدین کے مرید ہیں۔
اور وہ شیخ ابو نجیب عبدالقادر بن عبد القادر کے بھی مرید ہیں۔
جو حضرت احمد غزالی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر ناسج کے
مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو القاسم گرگانی کے مرید ہیں۔ اور
حضرت عثمان مغربی کے مرید ہیں۔ اور حضرت ابو علی کاتب کے
اور وہ حضرت ابو علی دودباری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت شیخ
جنید کے مرید ہیں۔

(۱۴) فرخند سیہ: اسکی ابتدا حضرت نجم الدین کبری
فردوسی سے ہے۔ وہ حضرت غلام بن یاسر بلیسی کے مرید ہیں۔ وہ
حضرت شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی کے مرید ہیں۔ اور
شیخ نجم الدین کبری حضرت اسماعیل قسری کے بھی مرید ہیں۔ اور
وہ شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی کے مرید ہیں۔ اور نیز شیخ
اسماعیل قسری حضرت محمد مالکی کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت

محمد وادد بن القادر

محمد وادد بن القادر کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو العباس اندلسی کے
اور حضرت ابو القاسم رمضان کے اور وہ حضرت یعقوب طبری کے اور
حضرت ابو یعقوب طروسی کے مرید ہیں۔ اور حضرت خواجہ عبدالوہاب
بن احمد کے مرید ہیں۔ جان لو!

وہ سید جو کہ مشہور ہیں۔ بانی ہیں۔ پہلے قادری ہیں۔
اسکی ابتدا حضرت علی الدین عبدالقادر جیلانی سے ہے۔ اور وہ
سید فردوسی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو الحسن ہیکاری کے مرید
ہیں۔ اور وہ شیخ ابو الفرج طروسی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت عبدالوہاب
بن احمد کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر شبلی کے مرید ہیں۔ اور وہ
حضرت جنید کے مرید ہیں۔ اور سہروردی بیہ: اسکی ابتدا خواجہ
احمد لیوی سے ہے۔ اور وہ شیخ یوسف حمدانی کے مرید ہیں۔ اور
وہ حضرت ابو علی فارمدی کے اور وہ حضرت ابو القاسم گرگانی کے
مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو الحسن خرقانی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
بانیہ بسطامی کے مرید ہیں۔ اور نیز وہ حضرت ابو العباس قصاب
مالکی کے بھی مرید ہیں۔ وہ حضرت محمد طبرانی کے اور وہ حضرت
ابو محمد جریری کے اور وہ حضرت جنید کے مرید ہیں۔

نقشبندی بیہ: اسکی ابتدا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند

سے ہے۔ اور وہ حضرت یحییٰ میر کلان کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
 بابا محمد سماسی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت عزیز ابن علی رامینی کے
 مرید ہیں۔ اور وہ حضرت محمود خیر نقوی کے مرید ہیں۔ اور وہ
 حضرت عارف دیوگری کے مرید ہیں۔ اور حضرت عبدالقانی عجمی کے
 مرید ہیں۔ اور وہ حضرت یوسف بھٹانی کے مرید ہیں۔
 چوتھا نو سربہ۔ اسکی ابتداء حضرت ابو الحسن نوری سے ہے۔
 ہے۔ جو کہ شیخ سری سقطی کے مرید ہیں۔ پانچواں۔ اسکی ابتداء
 حضرت احمد خضروی سے ہے۔ اور وہ حضرت قائم المم کے مرید
 ہیں۔ اور وہ حضرت شفیق بن ابراہیم بلخی کے اور حضرت ابراہیم
 بن ادم بلخی کے مرید ہیں۔ چھٹا شطاریہ۔ اسکی ابتداء
 حضرت عبد اللہ شطاری سے ہے جو حضرت شیخ محمد عارف
 کے مرید ہیں۔ اور وہ چند واسطوں سے حضرت بایزید بطنای
 کے مرید ہیں۔ ساتواں حسینیہ۔ اس کا آغاز مخدوم جلال
 حسینی مخدوم جہاں سے ہے۔ وہ حضرت ید احمد کبیر کے مرید ہیں
 اور وہ حضرت ید جلال الدین سرخ کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
 ابو المودید سید علی کے اور وہ حضرت جعفر کے اور وہ حضرت یحییٰ
 محمود کے اور وہ حضرت ید احمد کے اور وہ حضرت ید عہد اشک کے اور وہ

سے ہے۔ اور وہ حضرت یحییٰ میر کلان کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
 بابا محمد سماسی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت عزیز ابن علی رامینی کے
 مرید ہیں۔ اور وہ حضرت محمود خیر نقوی کے مرید ہیں۔ اور وہ
 حضرت عارف دیوگری کے مرید ہیں۔ اور حضرت عبدالقانی عجمی کے
 مرید ہیں۔ اور وہ حضرت یوسف بھٹانی کے مرید ہیں۔
 چوتھا نو سربہ۔ اسکی ابتداء حضرت ابو الحسن نوری سے ہے۔
 ہے۔ جو کہ شیخ سری سقطی کے مرید ہیں۔ پانچواں۔ اسکی ابتداء
 حضرت احمد خضروی سے ہے۔ اور وہ حضرت قائم المم کے مرید
 ہیں۔ اور وہ حضرت شفیق بن ابراہیم بلخی کے اور حضرت ابراہیم
 بن ادم بلخی کے مرید ہیں۔ چھٹا شطاریہ۔ اسکی ابتداء
 حضرت عبد اللہ شطاری سے ہے جو حضرت شیخ محمد عارف
 کے مرید ہیں۔ اور وہ چند واسطوں سے حضرت بایزید بطنای
 کے مرید ہیں۔ ساتواں حسینیہ۔ اس کا آغاز مخدوم جلال
 حسینی مخدوم جہاں سے ہے۔ وہ حضرت ید احمد کبیر کے مرید ہیں
 اور وہ حضرت ید جلال الدین سرخ کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
 ابو المودید سید علی کے اور وہ حضرت جعفر کے اور وہ حضرت یحییٰ
 محمود کے اور وہ حضرت ید احمد کے اور وہ حضرت ید عہد اشک کے اور وہ

ابو الحسن قدسی کے بھی مرید خاص ہیں۔ تیسرے ہواں سہیلیہ مرید اسی سے ہے۔ جو حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے مرید
 اس سلسلہ کی ابتداء حضرت سہیل بن عبد اللہ تسری سے ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ قطب الدین بکریار کے مرید ہیں۔
 اور وہ حضرت ذوالنون مصری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت خواجہ میان الدین حسن سنہری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
 اسرافیل کے۔ ان کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور وہ حضرت حاجی شریف نندانی
 علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔ چودھواں رفاعیہ، یہ سلسلہ کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت قطب الدین مودود چشتی کے مرید ہیں
 احمد فاضل سے شروع ہو کر بائیس واسطوں سے حضرت شیخ شہاب الدین ابویوسف چشتی کے اور وہ حضرت ابو محمد چشتی کے
 سے جا ملتا ہے۔ پندرہواں حکیمیہ، اس سلسلہ کا آغاز حضرت ابی اسحاق صابریہ سے ہے۔ اس سلسلہ کا آغاز حضرت
 محمد بن علی حکیم ترمذی سے ہے۔ جو حضرت جعفر کے مرید ہیں۔ اصل صاحب سے ہے۔ جو حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے مرید
 وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔
 سولہواں خراز بیہ، اس سلسلہ کی ابتداء حضرت ابوسعید خدری سے ہے۔ اور اس نے اس کی روایت پاک سے
 ہے۔ اور وہ حضرت حمید کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت محمد بن حنفیہ حافل کیا ہو۔ اُسے اُسی کہتے ہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز
 منصور طوسی کے، جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت احمد مجتبیٰ سے ہے۔ جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ سترہواں مدار سے ہے۔ اٹنیسواں حقیقیہ، اس کی
 اس سلسلہ کا آغاز حضرت بیہ الدین مدار سے ہے۔ جو حضرت ابوداؤد حضرت حنفیہ شیعہ آری سے ہے۔ وہ حضرت
 شیخ محمد طیفور شامی کے مرید ہیں۔ جن کا سلسلہ چند واسطوں سے ہے۔ اور وہ حضرت سید الطائفہ حضرت جلیلہ عزا
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔۔۔ کے مرید ہیں۔ بائیسواں شاذلیہ، اس سلسلہ کا آغاز حضرت
 اٹھارہواں نظامیہ، اس سلسلہ کی ابتداء حضرت نظام الدین ابو الحسن شاذلی مغربی سے ہوتا ہے۔ جو کئی واسطوں سے حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔

خوب جان لو! کہ بایں خواجگان میں جنہوں نے معراجی خوفِ رب کے ساتھ بیعت کی ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ محبوب الہی حضرت
زیب تن کیا ہے۔ پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راجش صاحبِ قدس سرہ کے جن کا وہ منہ مقدس کوٹ مٹھن
دوسرا خواجہ جبرائیل علیہ السلام۔ تیسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ اور جن کا عرس ذوالحجہ کی بارگاہِ تائید کو ہوتا ہے
چوتھا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔ پانچواں خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عاقل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں۔
بن زید جھٹانوا جہ فضیل بن عیاض ساتواں خواجہ ابراہیم بن علی کی مرقد مقدس بھی کوٹ مٹھن شریف میں ہے۔ ان کا عرس
ادیم بلخی۔ آٹھواں حضرت ہذیل مرعشی، ناناواں حضرت خواجہ ابوبکر کی آٹھویں تائید کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ
بیرہ بصری، دسواں حضرت خواجہ ممشاد علوالد بخاری، گیارہواں صاحب کے مرید ہیں۔ جن کا وہ منہ مقدس مہار شریف میں ہے
حضرت خواجہ ابواسحق شافعی، بارہواں حضرت خواجہ ابو احمد ان کا عرس ذوالحجہ کی تیسری تائید کو ہوتا ہے۔ اور وہ
ایبال، تیرہواں خواجہ ابو محمد جوہر ہواں خواجہ ابویوسف حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اندنگ آبادی کے مرید ہیں
پندرہواں خواجہ مردوی چشتی، سولہواں خواجہ حاجی شریف کی قبر شریف اندنگ آباد میں ہے۔ اور ان کا عرس پاک
سترہواں خواجہ عثمان ہمدانی، اٹھارہواں خواجہ معین الدین، انیسواں خواجہ فرید الدین گنج شہاں آبادی کے مرید ہیں۔ جن کی مرقد اطمینان دہلی میں ہے۔
اکیسواں حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی بائیسواں خواجہ ان کا عرس بیع الاول کی چوبیس کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
نصیر الدین چراغ دہلوی۔ جن کا وہ منہ مقدس خواجہ کاہنہ ہر شکر خواجہ بھنی مدنی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف ہمدینہ منورہ میں
ہے۔ کہ میں فقیر غلام فرہاں جو کہ سلسلہ علیہ نظر کر رہا ہوں۔ اور عرس شریف صفر کی اٹھائیسویں تائید کو ہوتا ہے
بہشتیہ کامرہ ہوں۔ حضرت خواجہ غلام فخر الدین کوہ بک

وہ مالِ ان کے سایہ کو طالبوں اور عاشقوں کے سروں پر ہمیشہ
خوب جان لو! کہ بایں خواجگان میں جنہوں نے معراجی خوفِ رب کے ساتھ بیعت کی ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ محبوب الہی حضرت
زیب تن کیا ہے۔ پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا راجش صاحبِ قدس سرہ کے جن کا وہ منہ مقدس کوٹ مٹھن
دوسرا خواجہ جبرائیل علیہ السلام۔ تیسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہے۔ اور جن کا عرس ذوالحجہ کی بارگاہِ تائید کو ہوتا ہے
چوتھا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔ پانچواں خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عاقل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں۔
بن زید جھٹانوا جہ فضیل بن عیاض ساتواں خواجہ ابراہیم بن علی کی مرقد مقدس بھی کوٹ مٹھن شریف میں ہے۔ ان کا عرس
ادیم بلخی۔ آٹھواں حضرت ہذیل مرعشی، ناناواں حضرت خواجہ ابوبکر کی آٹھویں تائید کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ
بیرہ بصری، دسواں حضرت خواجہ ممشاد علوالد بخاری، گیارہواں صاحب کے مرید ہیں۔ جن کا وہ منہ مقدس مہار شریف میں ہے
حضرت خواجہ ابواسحق شافعی، بارہواں حضرت خواجہ ابو احمد ان کا عرس ذوالحجہ کی تیسری تائید کو ہوتا ہے۔ اور وہ
ایبال، تیرہواں خواجہ ابو محمد جوہر ہواں خواجہ ابویوسف حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اندنگ آبادی کے مرید ہیں
پندرہواں خواجہ مردوی چشتی، سولہواں خواجہ حاجی شریف کی قبر شریف اندنگ آباد میں ہے۔ اور ان کا عرس پاک
سترہواں خواجہ عثمان ہمدانی، اٹھارہواں خواجہ معین الدین، انیسواں خواجہ فرید الدین گنج شہاں آبادی کے مرید ہیں۔ جن کی مرقد اطمینان دہلی میں ہے۔
اکیسواں حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی بائیسواں خواجہ ان کا عرس بیع الاول کی چوبیس کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
نصیر الدین چراغ دہلوی۔ جن کا وہ منہ مقدس خواجہ کاہنہ ہر شکر خواجہ بھنی مدنی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف ہمدینہ منورہ میں
ہے۔ کہ میں فقیر غلام فرہاں جو کہ سلسلہ علیہ نظر کر رہا ہوں۔ اور عرس شریف صفر کی اٹھائیسویں تائید کو ہوتا ہے
بہشتیہ کامرہ ہوں۔ حضرت خواجہ غلام فخر الدین کوہ بک

کو ہوتا ہے۔ اور ان کی قبر شریف احمد آباد گجرات میں ہے۔ اور ان
حضرت خواجہ محمد حسن کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۲۸ ذیقعد
کو ہوتا ہے۔ ان کا روضہ شریف احمد آباد گجرات میں ہے۔ اور
۱۱ ذی قعد حضرت خواجہ جمال الدین جمن کے مرید ہیں۔ جن کا عرس
۲۰ ذی الحج کو ہوتا ہے۔ ان کی قبر شریف احمد آباد گجرات کے باہر
ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ محمود راجن کے مرید ہیں۔ جن کا عرس
۲۰ صفر کو ہوتا ہے۔ اور ان کی قبر شریف پٹن گجرات میں ہے
اور وہ حضرت خواجہ علم الدین کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف پٹن
گجرات میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۶ صفر کو ہوتا ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ سراج الدین کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی
پٹن میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۱ جمادی الاقل کو ہوتا ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ کمال الدین علامہ کے مرید ہیں۔ جن کا مزار پرانوار
دہلی میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۸ ذیقعد میں ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
خواجہ نصیر الدین جمران دہلوی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف دہلی
میں ہے۔ اور عرس شریف ۸ مار رمضان کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
خواجہ نظام الدین محبوب الہی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار دہلی میں
ہے۔ اور عرس ۱۸ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ

نور الدین گنج شکر کے مرید ہیں۔ جن کا روضہ مقدسہ پاک پٹن
میں ہے۔ اور عرس ۵ محرم کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ قطب الدین
بہادر راشی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار مقدسہ دہلی میں ہے۔ اور عرس
۱۲ ربیع الاقل کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حسن منجری کے
مرید ہیں۔ جن کا عرس ۶ رجب کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ
میر حسن کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت خواجہ عثمان دارونی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر
شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ اور عرس ۱۶ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض کے
لحدیک ۶ شوال کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حاجی شریف کے
مرید ہیں۔ جن کا عرس ۶ رجب کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۳ رجب
کو بتایا ہے۔ اور بعض نے ۱۳ رجب کو کہلے ہے۔ اور حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف چشت
میں ہے۔ اور عرس یکم رجب کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابوالیوسف
چشتی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ عرس
۱۴ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کے مرید
ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ اور عرس یکم رجب کو ہوتا
ہے۔ اور حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کے مرید ہیں۔ جن کی
قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ اور عرس ۱۲ جمادی الآخر میں ہوتا ہے

اور حضرت اسحق شامی چشتی کے مرید ہیں۔ اور ان کا عرس ۱۲ ربیع الآخر میں ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ مشاد علو الدینوری کے مرید ہیں۔ اور ان کا عرس ۱۲ محرم کو ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ ہبیرۃ البصری کے مرید ہیں۔ ان کا عرس شریف ۱۸ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲۷ شوال کو کہا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ خدیفۃ المرحشی کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۱۲ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲۵ شوال لکھا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم البغنی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف شام میں ہے۔ اور ان کا عرس ۱۶ جمادی الاول کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۶ جمادی الآخر کو کہا ہے۔ اور بعض یکم شوال بتاتے ہیں۔ اور وہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ اور ان کا عرس یکم محرم الحرام کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۲۷ صفر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حسن بصری کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۸ رجب کو ہوتا ہے۔ بعض نے یکم رجب اور بعض نے ۷ صفر کو لکھا ہے۔ اور ان کی قبر شریف بصرہ میں ہے۔ اور وہ حضرت سید الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف نجف اشرف میں ہے۔ اور ان کا عرس ۱۲ رمضان شریف

کو ہوتا ہے۔ اور وہ سیدنا سلیمان رحمۃ اللعالمین محبوب اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ عالم فخر اولاد آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف مدینہ منورہ میں ہے۔ اور عرس شریف ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲ ربیع الاول کو کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

خوب جان لو! کہ ہمارے مشائخین عظام کو تین دیگر تبرک سلسلوں (قادیہ، سہر قدیہ، نقشبندیہ) سے فیض پہنچا ہے۔ لیکن سلسلہ علیہ قادیہ خواجہ محمد محسن کو حضرت غیاث نودبخشی سے پہنچا۔ اور ان کو حضرت علی نودبخشی اسیری سے اور ان کو حضرت سید محمد نور بخش سے اور ان کو حضرت ابو اسحاق ملتانی سے اور ان کو حضرت سید علی ہمدانی سے اور ان کو حضرت محمود مزدقانی سے اور ان کو حضرت دکن الدین علاؤ الدولہ سنالی سے اور ان کو حضرت نور الدین اسفرائینی سے اور ان کو حضرت احمد جوزقانی سے اور ان کو حضرت رضی الدین علی لالا سے اور ان کو حضرت محمد بن بغدادی سے اور ان کو حضرت شیخ نجم الدین گبرلی سے اور ان کو حضرت عمار بن یاسر ہمدانی سے اور ان کو حضرت ابوالنجیب عبد القاہر

سہروردی سے اور ان کو شیخ محی الدین عبد القادر بنیانی
محبوب سبحانی سے اور ان کو حضرت ابی سعید مخزومی سے اور ان کو
حضرت ابو الفرج طوسی سے اور ان کو خواجہ عبدالواحد تمیمی سے
اور ان کو حضرت شیخ شمس الدین سے اور ان کو سید الطائفہ شیخ جلیل
اور ان کو سری سقطی سے اور ان کو حضرت معروف کرہی سے اور ان
کو حضرت امام علی موسیٰ رفاہی سے اور ان کو حضرت امام موسیٰ کاظم
سے اور ان کو حضرت امام جعفر صادق سے اور ان کو حضرت امام
محمد باقر سے اور ان کو حضرت امام زین العابدین سے اور ان کو
حضرت امام حسین سے اور ان کو حضرت سید الادب علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ سے اور ان کو حضرت مولانا سیدنا محمد مصطفیٰ
احمد مجتہب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور

فیض سلسلہ متبرکہ سہروردیہ خواجہ علم الدین کو حضرت
خازن الملک والدین سے اور ان کو حضرت کافی صاحب شیخ
علم الحق والدین سے اور ان کو حضرت صدق اللہ راجن قاتل سے
اور ان کو حضرت جمال الدین حسین مخدوم جہانیاں سے اور ان کو
حضرت دکن الدین ابوالفتح سے اور ان کو حضرت صدر الدین
عارف باللہ سے اور ان کو حضرت غوث الملک شیخ بہا الدین

کرامتانی سے اور ان کو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین
سہروردی سے اور ان کو حضرت وجیمہ الدین ابو حفص سے اور ان کو
حضرت انبی فرح زنجانی سے اور ان کو حضرت ابوالعباس ہمدانی
سے اور ان کو حضرت ابو عبد اللہ حنیف شیرازی سے اور ان کو
حضرت ابو محمد جعفر الاصلطری سے اور ان کو حضرت خواجہ حاتم
اسم سے اور ان کو حضرت خواجہ شفیق بلخی سے اور ان کو حضرت
خواجہ ابراہیم ادب سے اور ان کو حضرت خواجہ نعیم عیاض سے
اور ان کو حضرت خواجہ عبدالواحد زید سے اور ان کو حضرت خواجہ
اساس الادب حسن بھری سے اور ان کو حضرت مولانا سیدنا علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ سے اور ان کو حضرت سیدنا کل خواجہ دو جہاں حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فیض سلسلہ مجدد نقشبندیہ حضرت شیخ کلیم اللہ
مہمل آبادی کو حضرت میر محترم اللہ سے پہنچا اور ان کو حضرت
میر سکین سے اور ان کو خواجہ محمد فاضل سے اور ان کو خواجہ
کلاں دہیری سے اور ان کو خواجہ خواجگی ملکی سے اور ان کو
خواجہ فارسی محمد سے اور ان کو خواجہ عمید اللہ سے اور ان کو حضرت
خواجہ یقین چہ خاں سے اور ان کو حضرت خواجہ قطب العالم

بہاد الدین نقشبندی سے اردان کو حضرت امیر کلاں سے اردان کو حضرت
محمد بابا ساشی سے اردان کو حضرت علی راستینی سے اردان کو حضرت
محمود الخمر فغزی سے اردان کو حضرت عارف دیوگری سے اردان کو
حضرت خواجہ عبدالخالق مجددی سے اردان کو خواجہ یوسف ہمدانی
سے اردان کو خواجہ یو علی فارہی سے اردان کو خواجہ ابو القاسم
گودگانی سے اردان کو حضرت خواجہ غوث زمانی خواجہ ابو الحسن غوثی
سے اردان کو حضرت سلطان العارفین ابو یزید طیفور البسطامی سے
اردان کو امام الادیار حضرت جعفر صادق سے اردان کو حضرت قائم
بن محمد سے اردان کو حضرت سلیمان فارسی سے اردان کو حضرت سلطان
الادیار بالتحقیق ابابکر الصمدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اردان کو
حضرت سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ذکر دوازده امام = جان لو! بارہ امام جو کہ کل ادویا
اور افضل الاتقیاء اور امام الادیاء ہیں۔ یہ ہیں اہل حضرت امام
مرفعی علی کرم اللہ وجہہ دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ سوم حضرت
امام حسین چہارم حضرت امام زین العابدین پنجم حضرت امام
باقرا ششم امام محمد جعفر صادق ہفتم امام موسی کاظم

ہشتم امام علی موسیٰ رضا نہم امام محمد تقی دہم امام علی نقی یازدہم
امام حسن عسکری دوازدهم امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
اقسام آل = شیخ المشائخ حضرت ولید قیسری نے فرمایا کہ آل
حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند قسمیں ہیں۔ ۱۔ اخوان یعنی بھائی
جو پہلے گند چکے ہیں۔ اور وہ ادویا اللہ جو مراتب کے انتہائی درجے
تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ۲۔ خاص، اور وہ ایسے ہیں جو قرب
کے انتہائی مقام تک نہیں ہیں۔ ۳۔ مجتہدین۔ ۴۔ عام، اور
وہ سادات کرام ہیں جو آپ کی ظاہری اولاد میں سے ہیں۔

۴۔ اہم، اور وہ جمیع مومن ہیں۔
بیان عشق = جان لو کہ عشق دو قسم ہے۔ ۱۔ عشق مولیٰ
۲۔ عشق مبراۃ = عشق بندہ تین قسم ہے۔ ۱۔ عشق نبوی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۔ عشق اپنے شیخ کے ساتھ جس کے ساتھ اس
نے بیعت کی ہے۔ ۳۔ عشق کسی حسین و خوبصورت کا خواہ مرد ہو
یا عورت پس عشق مولیٰ اعلیٰ لا علیٰ قسم ہے۔ اور اسی طرح عشق
نبی کریم علیہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم پھر اپنے شیخ کا عشق بھی اعلیٰ
قسم ہے۔ پھر کسی خوبصورت حسین کا عشق، اگر اس میں شہوانی خیالات
نہ ہوں تو وہ بھی نعمت حق ہے۔ اور عشق مولیٰ کی طرف پہنچانے والا۔

یہی کہ فرمایا گیا ہے۔ کہ مجاز حقیقت کیلئے چلے۔

ترجمہ ابیات: (عشق سے نہ مت موڑ اگرچہ مجاز بھی ہو۔
کیونکہ حقیقت کیلئے کار ساز ہے۔ جب تک پہلے پہل باتا
نہ پڑے، تو قرآن کا فلسفہ کس طرح پڑھ سکتے۔ غلامِ کلام
یہ ہے۔ کہ ظاہری صورت کا عشق بھی حقیقت مولیٰ کا عشق ہے۔
کیونکہ اس سے صانع کی طرف میلان ہوتا ہے۔ نہ کہ معنوی کی طرف
ترجمہ انبیاء: یہ صورت کب لوگوں کے دلوں کو چھین سکتی ہے
کبھی کبھی حق باطل سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہر آدمی جو دل تلاش
کرنے والے جو لوگوں پر عاشق ہے اگر جانتا ہے۔ یا نہیں جانتا اسی
کا عاشق ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے نصیب میں رکھے
تو ان کا شکر بکالا نا چاہیے۔ جب اللہ جل مجدہ عشق کی نعمت عطا
کرتے۔ تو اس کا شکر بھی لدا کر اچھپائیے۔ یعنی بشری خیالات
کی باندی ظاہر کرنی چاہیے۔

بیانِ سماج:۔ جان لو! کہ سماج نہ مطلق حرام ہے نہ حلال
اس کی حرمت عشق پر موقوف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا عشق ہے
یا عشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یا شیخ کا عشق ہے۔
تو بالاتفاق حلال ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ اگر اپنی مملوکہ شریعت کا

تو وہ بھی جائز ہے۔ اور اگر غیر مملوکہ (جو کہ شرعی ہے) کا
سماج ہے۔ پس اگر وقت سماج شہوانی خیالات دور ہو جاتے ہیں
پس سماج ہے۔ اگر شہوانی خیالات ابھرتے ہیں تو حرام ہے۔ اگر
عقلی کے طور پر سنا جاتا ہے۔ وہ بھی درست ہے۔

جان لو! کہ مرد کی ساری قسبیں مثلاً دف۔ جلاجل۔ طبل۔ شاہین
جائز ہیں۔ سوائے مزامیر، اوتار اور طبک کے غیر مملوکہ شریعت
اور مردوں کی آواز سننا جائز نہیں۔ لیکن ہمارے زمانہ میں
اس سے مشائخ جو کہ خوش روزگار، قطبِ ملکہ اور اپنے وقت کے
ادب سے مشابہ ہیں۔ انہوں نے مزامیر، اوتار اور مردوں کی آوازیں
کی ہیں۔ اور وجد کیا ہے۔ اور مردوں کی آواز بھی بخودی ہی سنی
پس غلامیہ یہ ہے۔ کہ اگر سماج سے نفس مرده اور دل زندہ ہو
جائے۔ اور عشق حق تعالیٰ یا اس کے دوستوں کا عشق زیادہ ہوتا
ہو جس طرح بھی ہو حلال ہے۔ ورنہ حرام بالاتفاق فقہاء و اہل
دین کے نزدیک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ادبِ سماج:۔ جانا چاہیے۔ کہ ادب سماج جو مشائخ
مقامِ امتدین سے منقول ہیں۔ تین ہیں۔
۱۔ سماج کھانے، پینے اور نماز کے اوقات نہ ہوں۔

عشق ہے۔ قدیمی

۲۔ مکان ناپاک نہ ہو اور وہاں ایسی چیز بھی نہ ہو کہ دل کی طرف متوجہ ہو جائے۔

۳۔ سماع کے وقت منکر سماع بھی نہ ہو۔

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہ نے سات آداب بھی بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ سماع شروع کرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان گزشتہ درود شریف پڑھا جائے۔ اور سورۃ فاتحہ مع دیگر چند سورتوں کے پڑھی جائے۔

۲۔ سماع میں شامل ہونے والے سب با وضو ہوں۔

۳۔ سماع میں اس طرح بیٹھا جائیے جیسے نماز میں بیٹھا جاتا ہے

۴۔ توجہ اشعار کے منانا پڑے ہو اور رجوع ان کے سننے کی طرف قطع کلامی اور ضحک وغیرہ سے اجتناب ہو۔ سوائے وجہ وجہ نہ ہو۔

۵۔ قوال اجرت دار نہ ہوں۔ اور لالچی بھی نہ ہوں۔

۶۔ یہ کہ مثنوی کی پیروی ضروری ہے اگر وہ اُسے تو سب اللہ کھڑے ہوں۔ اگر وہ بیٹھا جائے تو سب بیٹھا جائیں۔ اور جس بیت یا شعر پر اُسے ذوق اور جدائی ہے اُس کو بار بار لکھا جائے

انتہام پر بھی ابتدا کی طرح درود شریف پڑھا جائے۔

اللہ شاکر فی ملاح التمتع۔ جانا چاہیے۔ مشائخ عظام کے

السان کے بارے میں کافی ہیں۔ حضرت شیخ ذوالنون مصری فرماتے ہیں۔ ترجمہ:۔ سماع حق کو اتارتا ہے۔ دل حق

کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جس نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ حاصل

حق کے ساتھ ہو گیا۔ جس نے نفس کی طرف رجوع کیا۔ بے دین

اور شیخ ابو بکر شبلی نے فرمایا سماع اس کا ظاہر فتنہ ہے۔

اور باطن عبرت ہے۔ جس نے اساتذہ پالیا اس کے لئے سماع حلال ہے

اور اسی واسطے۔ ورنہ اُس نے فتنہ کو دعوت دی۔ اور مصیبتوں کیلئے

آپ کو پیش کیا۔

شیخ بو علی رودباری نے فرمایا۔ جبکہ اُن سے سماع کے متعلق

کہا گیا۔ کاش! ہم سر کے عوض میں سر کے جانیں ہوتے۔

شیخ جنید نے فرمایا رحمت فقیر ہر تین مقلات پر آتی ہے۔

۱۔ کھانے کے وقت، کیونکہ وہ صرف حاجت کے وقت ہی کھاتا ہے۔

۲۔ کلام کے وقت، کیونکہ وہ بغیر ضرورت کے کلام نہیں کرتا۔

۳۔ سماع کے وقت، کیونکہ وہ کیف و سرور مستی اور وجد کیلئے ہی ہے

شیخ ابو عبد اللہ ناجی نے فرمایا کہ سماع ما قوت کر کے
یا عبرت حاصل کرنا۔ اور اس کے ماہر و افقہ ہے۔

شیخ ابو الفضل نے فرمایا۔ سماع مضطر لوگوں کا تو ہے جسے
بہو پنچا وہ بے نیاز ہو گیا۔

شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی نے فرمایا۔ سماع اللہ تعالیٰ کی
کی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر ہڑھ آتی ہے۔
کسی ایک اللہ شیخ نے فرمایا۔ سماع اسرار کی طرف تنبیہ
کیونکہ اس میں مغیبات ہیں۔

شیخ بن جعفر کی نے حدیث رافعی دَجْدَتْ نَفْسُ الرَّحْمٰنِ
مِنْ قَبْلِ الْبَیْتِ کے معنی کے متعلق فرمایا۔ کہ نفس الرحمن
مراد لذیذ مزیدار آگ کا سُندا اور یمن سے مراد ملک ہند ہے۔
وہ عرب شریف سے دائیں جانب واقع ہے۔ اور راگ و سہ
مہار بھی مرز میں ہے۔

ذکر مومن و کافر — جاننا چاہیے کہ انسان اور جنوں کی
میں سے بعض مومن اور بعض کافر ہیں۔ کافر وہ لوگ ہیں جو ایمان
کے مطیع نہ ہوں۔ اور رسالت کے منکر ہوں۔ مومن وہ لوگ
جو دل میں یقین کر کے کہتے ہیں۔ میں ایمان لایا ساتھ اللہ کے

کہ وہ اپنے اسام کے ساتھ ہے۔ اس کے فرشتوں کے ساتھ
ہوں گے ساتھ اور رسولوں کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ
کہ ایک اور بُرائی اسی کی طرف سے ہے۔ اور مومن کے بعد دوبارہ
اللہ کے ساتھ اور سارے کے سارے احکام کو قبول کر لیت۔

بیان فرقہ ہاؤ جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ اندس کے بعد مخلوقات ۴ فرقوں میں بٹ گئی۔

۱۔ شریف کے مطابق سارے فرقے دوزخی ہیں۔ مگر فرقہ اہلسنت
۲۔ تین قسم ہے۔ ۱۔ فقہاء ۲۔ محدث ۳۔ اہل تصوف
۴۔ سبہ فضیلت رکھتے ہیں۔ یعنی فقہ اور حدیث شریف اس کا
مالک ہیں۔ رضوان اللہ عنہم — جاننا چاہیے کہ وہ بہتر فرقے
ہو کہ مردود اور دوزخی ہیں۔ یہ ہیں —

- ۱۔ رافضیہ ۲۔ ابدیہ ۳۔ شیعہ ۴۔ استحقاقیہ ۵۔ زیدیہ
- ۶۔ حبابیہ ۷۔ املیہ ۸۔ ماروسیہ ۹۔ تناسخیہ ۱۰۔ لائینیہ
- ۱۱۔ راجدہ ۱۲۔ تسریہ ۱۳۔ اندقیہ ۱۴۔ آجیہ ۱۵۔ لغنیہ
- ۱۶۔ حلیفہ ۱۷۔ کنزریہ ۱۸۔ مقبریہ ۱۹۔ میونیہ ۲۰۔ محکمہ
- ۲۱۔ خیالیہ ۲۲۔ شریحہ ۲۳۔ مہتریہ ۲۴۔ انجالیہ ۲۵۔ مہروریہ
- ۲۶۔ تمہاریہ ۲۷۔ مہتریہ ۲۸۔ کشتیہ ۲۹۔ جیبیہ ۳۰۔ فلوریہ

(۳۱) جلیہ - (۳۲) احمدیہ مرزاویہ - (۳۳) لغویہ (۳۴) کنانیہ (۳۵)
(۳۶) شہ کیہ (۳۷) سوسطانیہ (۳۸) ادویہ (۳۹) انجلیہ (۴۰)
(۴۱) منترلیہ (۴۲) معطلیہ (۴۳) مراتبیہ (۴۴) دارویہ (۴۵)
(۴۶) مسترقیہ (۴۷) غیرتہ (۴۸) فانیہ (۴۹) نادقیہ (۵۰)
(۵۱) داقیہ (۵۲) تارکیہ (۵۳) راجیہ (۵۴) فلاسفہ (۵۵)
(۵۶) منقوصیہ (۵۷) شاکیہ (۵۸) مستنہ (۵۹) بدعیہ (۶۰)
(۶۱) کبریہ (۶۲) علیہ (۶۳) دہلیہ (۶۴) کراتیہ (۶۵) دہریہ (۶۶)
(۶۷) حاتیہ (۶۸) باحیہ (۶۹) باطلیہ (۷۰) براتیہ (۷۱) خارجیہ
(۷۲) خونیہ (۷۳) فازیہ - لیکن باطل مذہب میں
بہت ہی عام ہیں۔ اس اخیر زمانہ میں اکثر مخلوق الہی کے نام
(۱) رافضیہ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے خلا
تھے۔ اور حضرت بارہ امام اس کے بعد۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ بنی
اور بعض خدا کہتے ہیں۔ اور اکثر اصحاب کو مثلاً (حضرت ابو بکر صدیق
حضرت امیر عمر حضرت امیر عثمان رضی اللہ عنہم حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت ابوسفیان، حضرت امیر معاویہ) سب کے سب
نعمت اللہ منہا —

(۲) خارجیہ جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اہل حضرت امیر

حضرت امیر عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو سب سے پہلے لکھنا
وہاں بتیہ جو یہ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ جیسا کہ حضور اکرم
اللہ علیہ وسلم بھی وفات کے بعد قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں۔
بھی کہتے ہیں کہ قبروں کے نزدیک دعا مانگنے والا کافر ہے۔
۴۔ معتزلہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہندہ جو کام کرتا ہے خود بخود
کام ہے۔ تقدیر کو اس میں کوئی دخل نہیں اور حکام اللہ کو مخلوق اور
عادت یقین کرتے ہیں۔ حساب، میزان، پلصراط کے منکر ہیں۔
۵۔ مرتکب کبیرہ کو نہ کافر سمجھتے ہیں نہ مومن۔ دیدار الہی کے
ملک میں۔ مذاب قبر کے قائل بھی نہیں۔ اللہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔
کہ مومن گنہگار مہشت اللہ مدفن کے درمیان رہیں گے۔
معجزہ کرامات اور استدراج کے بیان میں
جاننا چاہیے کہ معجزہ کرامات اور استدراج خرق عادت
افعال کو کہتے ہیں۔ اگر خرق عادت نبی سے صادر ہو تو اسے معجزہ
کہتے ہیں۔ اگر خرق عادت ولی سے ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں۔ اگر
خرق عادت کافر مخالف شریع سے ظاہر ہو تو اسے استدراج کہتے
ہیں۔ بایں طبع کہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ ﷺ

وَعَلَىٰ آلِهِمُ وَآصْحَابِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ ۝

جاننا چاہیے۔ کہ ارکان ایمان ایک تصدیق عند اللہ۔
اقرار عند الشریعہ۔ ایمان کی شریک شات (۱) خبیثہ کے ساتھ ایمان
رکھنا۔ (۲) ظلم غیب کو خاصہ قرار سمجھنا۔ (۳) اپنے اختیار سے ایمان
(۴) شرعی حلال کو حلال سمجھنا۔ (۵) حرام کو حرام سمجھنا۔ (۶) اللہ کے
عذاب سے ڈنا۔ (۷) بخشش کی امید رکھنا۔ (۸) جو آپ ایمان کی آؤ شریک
ہیں۔ (۹) عقل و بکھر۔ عبادت کی شرائط ایمان ہے۔ کہ ایمان
سوا کوئی فائدہ نہیں۔ احکام شریعت اللہ ہیں۔ فرض واجب
سنت۔ مستحب۔ حلال۔ مباح۔ مکروہ۔ حرام۔

جاننا چاہیے۔ کہ شریعت کے فرائض پانچ ہیں۔

(۱) کلمہ طیبہ کہنا۔ (۲) فجر کے وقت میں دو رکعت نماز ظہر میں چار رکعت
عصر میں چار اور مغرب میں تین اور عشاء میں چار رکعات ہیں۔ (۳) حج
جب سفر میں جاتے جو کہ ۴۵ کوں سے زیادہ ہو۔ عشاء ظہر اور عصر میں
فرض دو رکعت ہو جاتے ہیں۔ (۴) رمضان شریف کے روزے رکھنا
لیکن اگر بیمار ہو یا سفر میں مقدار سفر ۴۵ کوں سے زیادہ ہو۔ (۵) ہر سال
زکوٰۃ دینا جس کی مقدار پچاس سوپے کو پہنچی ہے۔ مال زیادہ ہو۔ تو
(۶) حج اگر زاد سفر موجود ہے۔ واجبات شریعت سات ہیں۔

(۱) صدقہ فطر ادا کرنا۔ (۲) حید الغضلی کے دن قربانی کرنا۔ (۳)
نماز وتر ادا کرنا۔ (۴) محبت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا۔ (۵) اولاد
کا اپنے ماں باپ کی خدمت کرنا۔ (۶) اپنے مستحق رشتہ فائدہ کے مدد دینا
(۷) عمرو ادا کرنا۔ سنون شرعیہ بھی سات ہیں۔
(۸) غنہ کرنا۔ (۹) مہرے لب یعنی مویں کٹوانا۔ (۱۰) ملک کے
مال پھنا۔ (۱۱) سر منڈانا۔ (۱۲) ناخن کٹوانا۔ (۱۳) بغل کے بال اکھیرنا۔
(۱۴) نوئے زیر ناف مونڈنا۔

حج عمر سجدہ کا۔ ہر مرتبہ کیلئے غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز
نہیں۔ سوائے خانہ کعبہ کی طرف کے۔ (اللہ تعالیٰ اُس کے شرف کو
زیادہ کرے) کسی طرف بھی دست نہیں۔ خانہ کعبہ، مکہ معظمہ میں ایک
مقدس مقام ہے جسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام
نے بنایا تھا۔ جہاں سجدہ چاہیے۔ کہ پہلے پیغمبروں کی امتوں کو یہ
کی جانب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تھا اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت کو خانہ کعبہ کی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ اگر کوئی شخص
اللہ تعالیٰ کو سجدہ بغیر کعبہ کی جانب کے کرے۔ جائز نہیں ہوگا۔ اگرچہ
غایت پاک محل شانہ اطراف سے برابر ایک ہے۔
ذکر گناہاں۔ جان تو کہ غاہ دو قسم ہیں۔ بعض صغیر

اور بعض کیسے۔ صغیرے گناہ گنتی سے باہر ہیں۔ اللہ کیسے گناہ
بڑے عذاب کے باعث ہوتے ہیں۔ خود کشی کرتا۔ بغیر حکم شریعت
کے کسی آدمی کو ناحق قتل کرنا۔ زنا کرنا شراب پینا۔ پاک دامن عورت پر
تہمت لگانا۔ چوری کرنا۔ لڑائی سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔ جادو کرنا۔
یتیم کا مال کھانا۔ جو بڑھ کھیلنا۔ خنزیر کھانا۔ اداؤں جانوروں کو کھانا۔ جو
بغیر تکبیر کے مرجائے واطت۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

جاننا چاہیے۔ کہ لوگ کیسے گناہوں کے ارتکاب سے ایمان سے
خارج نہیں ہوتے۔ جب تک اسے طلال نہ جائیں،

سومن کی جزا اور کافروں کی سزا کے بارے میں

سمجھنا چاہیے! کہ مومنوں میں سے ہر شخص جس نے اس دنیا میں
نیک عمل کئے اللہ ادا مرہم پابندی کی اللہ نوازی سے درگزدانی کی۔
اُس کی جزا قبر و حشر میں نیک دیکھے گا۔ اور بہشت میں داخل ہوگا۔
اگر اس نے بجا عمل کئے۔ تو گناہوں کے امداد کے مطابق عذاب
دیکھے گا۔ مسکس۔ وہ شخص جسے اللہ چاہے اللہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سفارش کریں۔ لیکن۔ کافروں
کے عذاب کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ سارے کے سارے دوزخ
میں جائیں گے۔ نہ مریں گے۔ نہ چھوڑیں گے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا۔

منکر نکیر کے بیان میں :-

جاننا چاہیے۔ کہ ایمان والوں میں سے جس نے اس فانی دنیا سے
کو رنج کیا۔ اللہ ہمیشہ رہنے والی دنیا کو سد ہار گیا۔ اس کے نزدیک
دو فرشتے ایک منکر دوسرے نکیر آتے ہیں۔ ڈراؤنی شکل والے
ہوتے ہیں۔ اللہ بوجھتے ہیں مَنْ رَبُّكَ، تیرا رب کون ہے؟
مَنْ رَسُوْلُكَ، تیرا رسول کون ہے؟ مَا دِيْنُكَ، تیرا دین کیا
ہے؟ اگر اُس شخص سے اللہ کی مہربانی سے اچھا جواب صاف
ہوگا۔ اللہ کہے رَبِّیْ اللّٰہ، میرا رب اللہ جل شانہ رَسُوْلِیْ مُحَمَّد
صلی اللہ علیہ وسلم میرا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور دینی الاسلام، میرا دین اسلام ہے۔ پس اُس کی قبر
میں بہشت سے ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ اللہ اس کی جگہ کو
بالکل فراخ کیا جاتا ہے۔ قیامت تک عزت و تکریم اللہ آرام کے
ساتھ رہتا ہے۔ اگر اس شخص سے حق کے مطابق جواب نہیں
بہن پڑتا۔ تو دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ اور
اس کے سر پر آگ میں بجھے ہوئے گدما سے جلتے ہیں۔ اللہ
اُن کی قبر کو بہت ہی تنگ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ قیامت تک اُسی
عذاب میں رہیگا۔ نَعُوذُ بِاللّٰہ، اگر کافر ہے تو اس کو تو بغیر

سوال حجاب کے عذاب دیا جائیگا۔

پیر کا قبر میں آنا: — جان لو اپنا شیخ جس کے ماتھ میں اپنا ماتھ دیا ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے۔ اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے۔ اور اُسے نجات دلاتا ہے۔ پس ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ شیخ کا بل کو پکڑیں۔ تاکہ شفیع ہو۔

علامات قیامت میں: — جانا چاہیے کہ قیامت کی علامات کہ جس کا آنا وجوہات سے ہے۔ اور اُس کا منکر کا فرج۔ حدیث شریف سے اس کا ثبوت بہت ملتا ہے۔ اقل حضرت مہدی جو اولیاء کے امام ہیں۔ ظاہر ہوں گے۔ تقریباً سات سال حکومت کریں گے۔ بہت سی مخلوقات کو اسلام کا مطیع بنائیں گے۔ اس کے بعد دجال پلید لَعْنَتَ اللہُ عَلَیْکَ یَا اَکْکَرُ اللہ کے حکم سے عمر او میں (پنا جھنڈا لگاڑے گا۔ وہ پلید ایک چشم (کانا) ہوگا۔ حضرت مہدی اس کی بہت سے بیت المقدس قیام فرمائیں گے۔ اس پلید کی حکومت ساری دنیا پر محیط ہوگی۔ لیکن اسے کہ معظمہ و مدینہ منورہ کی مساجد میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ہوگی۔ اس کی سلطنت کا زمانہ بعض کے نزدیک چالیس ملا ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دن

چالیس سال کے برابر ہونگے۔ باقی ایام کی مقدار معلوم نہیں۔ بعض کے نزدیک اس کی حکومت ایک بہر دن ہے۔ ایک بہر دن ایک چوتھائی سال کے برابر ہے۔ اللہ کی ہر مخلوق کو اسلام سے پھیرے گا۔ اور اپنا تابع فرماں بلے گا۔ اَلَا مَا شَاءَ اللہ۔ جن پر سی۔ دیو۔ شیطان، بہار، درخت وغیرہ ہر قسم کی اشیاء اس کے حکم کی تابع ہونگی۔ یہاں تک کہ درخت اس کے آگے رقص کریں گے۔ مردوں کو زندہ کرے گا۔ ہر چیز جو اس سے طلب کی جائے گی۔ ہر چیز موجود کر کے دیگا۔ اس کا باعث اکثر لوگ اس کے تابع ہو جائیں گے۔ نَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اس کی سواری کے لئے ایک گدھا ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کا درمیان فاصلہ تقریباً ایک سو چالیس ماتھ ہوگا۔ اور وہ پلید علال کو حرام کا حکم اور حرام کو حلال کا حکم دیگا۔ اس کے متبعین تمام حاکم شدہ اشیاء کھڑیں گے۔ اور اس لعین کے پاس بہشت اور دوزخ بھی ہونگے۔ جو اس کا تابع ہوگا۔ اُسے بہشت میں ڈالے گا۔ اور جو اس کا حکم نہیں مانے گا۔ اُسے دوزخ میں دھکیلے گا۔ درحقیقت اُس کا دوزخ عزار کی مانند اور بہشت جلائے والی آگ کے مانند ہوگی۔ جانا چاہیے۔ دجال پلید کے زمانہ میں حضرت مہدی علیہ السلام

ظہر فرمائیں گے۔ اس عید کو قتل کریں گے۔ اللہ تحت سلطت پر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دن پر ہوں گے۔ اللہ مذہب الام اعظم امام ابو حنیفہ نعمان کو فی
رحمۃ اللہ علیہ کا اختیار کریں گے۔ اللہ چالیس سال حکومت کرے گیے۔
یا جوج و ماجوج کا آنا۔ جانا چاہیے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام
کے زمانہ میں ایک قوم یا جوج ماجوج خود کرے گی۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا
یا جوج ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی لاد سے ہے۔ لیکن اُن کا
کوئی مذہب نہ ہوگا۔ چوبائوں کی طرح ہر چیز کھائیں گے۔
ان میں سے بعض کا قد ایک بالشت لحد بعض بلند پہاڑ سے بھی زیادہ
لمبے ہونگے۔ اکثر دختوں، حیوانوں اور انسانوں کو کھا جائیں گے۔
دھماکوں کوئی جائیں گے۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام تڑپیں کیلئے
ان کے ٹہ سے ایک اونچے پہاڑ پر قیام گاہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ
کے حضور میں ہر وقت دست بدعا رہیں گے۔ یہاں تک کہ یسوع
ہند سے ظاہر ہوں گے۔ ان کے سروں پر کنگریاں پھینک کر انہیں
قتل کر دیں گے۔ اور دوسرے پرندے اُن کی لاشوں کو ایک
بڑے سمندر میں جا پھینکیں گے۔ ان کے ختم ہونے کے بعد اسلام کو
پورا غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور آبادی بڑھ جائے گی۔ اور

سارے مومن خوشحال ہو جائیں گے۔
جانا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا خلیفہ ان کے
تاکم مقام ہوگا۔ اور چند سال حکومت کرے گا۔ اس کے زمانہ حکومت
میں بھی غلبہ اسلام کو حاصل رہے گا۔ اور اسی کے زمانہ میں سورج
مغرب سے طلوع کرے گا۔ توبہ کی قبولیت کے وعدے بند ہو جائیں گے
جانا چاہیے۔ اس کے بعد شام کی طرف سے ایک ہوا چلے گی۔
ہر وہ شخص جس میں اسلام کا فائدہ باقی رہے گا۔ مر جائیگا۔ اگرچہ وہ
خار میں ہوگا۔ کوئی مومن زمین پر نہیں ہوگا۔ تمام جہان کافروں
سے بھر جائیگا۔ یہ کیفیت ایک سو بیس سال رہیگی۔ اس کے بعد
قیامت جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کا ظہور ہوگا۔
قیامت کے بیان میں ہے۔ جان لو! کہ جب اس چہار ماہی
کی نوبت پہنچے گی۔ تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف
سے صود پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اس کی ایک پھونک سے تمام موجودہ
اشیا و معدوم جائیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام خود بھی
پس اللہ تعالیٰ بقیت ہر بارہ حضرت اسرافیل علیہ السلام عالم شہود
میں آئیں گے۔ پھر دوسری دفعہ پھونکیں گے۔ پس تمام مخلوق از قسَم
آدمی۔ جن ملائکہ اور حیوان پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن حیوانات پر

دوبارہ پیدا ہونے کے بعد محویت طاری ہو جائے گی۔ (یعنی دوسرے
جوان مر جائیں گے)۔ لہذا انسان جن فرشتے باقی رہیں گے۔

(اللی صالاً نہایت لہ۔ کانتہا عدت تک)

جاننا چاہیے کہ ہر شخص جب نیستی کے لمحے وجود کی دنیا میں قدم
کھائے گا۔ اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں جس دن کی لمبائی پچاس
ہزار سال کے برابر ہوگی۔ وہ دن بہت ہی ہولناک دن ہوگا۔
اس کی ہیبت سے کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی۔ ہر یار، بھینسوں، بکے
شیر اور بھیڑیا اکٹھے ہونگے۔ لیکن ایک دم سے سبے خبر ہونگے۔
سارے پہاڑ ریت کی مانند ذرہ ذرہ بن جائیں گے سارے چاند اور سورج
بے فوہ ہو جائیں گے۔ سورج اندھ آگرم ہو جائیگا۔ کہ مرد عدت اور
بچے نو جوان اور بوڑھے فریاد کریں گے۔ مگر جیسے اللہ چاہے۔
اعمال نامہ کے بیان میں :- جاننا چاہیے ہر شخص کو فرشتے
س کا اعمال نامہ ہاتھ میں دیں گے۔ جس کے دائیں ہاتھ میں دیں گے۔
وہ بخشا جائیگا۔ جس کے بائیں ہاتھ میں دیں گے۔ وہ عذاب پانے والی
میں سے ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔

قیامت کے حساب میں :- جاننا چاہیے ہر شخص ہر
اللہ فضل کے مقام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ہر شخص کے اپنے اللہ

بمے اعمال میزان عمل میں تولے جائیں گے۔ جس کے نیک اعمال
زیادہ ہوں گے۔ اس کا امام بہشت میں ہوگا۔ وہ نہ دوزخ میں -
والا ماشاء اللہ (مگر جسے اللہ چاہے) جاننا چاہیے ایمان والوں اللہ
کا فرد میں سے ہر شخص کو پھر اٹھ کر گزرنے کا حکم ہوگا۔ وہ ایک
بلکے جو کہ دوزخ میں ہے۔ جو تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے۔
اگر کافر ہونگے تو پاؤں رکھتے ہی دوزخ میں داخل ہونگے۔ اگر مومن
ہونگے تو اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزر دیں گے۔ بعض
بھلی کی مانند بعض ہوا کی رفتار اور بعض گھوڑے کی طرح بعض
اس سے بھی کم، یہاں تک کہ دوزخ کے باہر آئیں گے۔ اللہ چشمہ
کوثر میں غسل کر کے بہشت میں داخل ہوں گے۔

جاننا چاہیے کہ کفار کو ہرگز ہرگز دوزخ سے خلاصی نہیں ہوگی۔
غیر معین عرصہ تک نہ ایک ہی دفعہ دوزخ میں مر جائیں گے۔ اور نہ
ہی ایک دفعہ زندہ ہونگے۔ اور مسلمان بھی بہشت کے اندر خود
مسلمانوں اور میوہ جات کے ساتھ خوش و خرم ہوں گے۔ جس کے
عرصہ کی کوئی انتہا نہیں۔

توحید کے بیان میں :- جاننا چاہیے کہ موفیلہ کرام علیہم السلام
کا مذہب ہے کہ حق جل شانہ ایک ہستی مطلق ہے اور ایک ہستی

اور یہ ہستی اور وجود عدد اور شکل پر منحصر نہیں۔ تمام موجودات میں ساری ہے۔ یہاں تک کہ کوئی قطرہ کوئی ذات اس وجود سے خالی نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جمیع موجودات وجودی حیثیت باری تعالیٰ کی ذات کا عین ہو۔ اور تعین کی حیثیت سے اس کا غیر پس غیرت صرف اعتباری ہے۔ دراصل تمام وہی کچھ ہے۔ اور ہر صورت میں جیسے کہ بجلی جو دراصل پانی کا عین ہے۔ اور شکل و صورت میں اس کا غیر نہیں۔ — جانا چاہیے کہ اس وجود کے کئی مراتب ہیں۔ اور اس اول مرتبہ کو مرتبہ بطون اور باقی چھ مراتب کو مراتب ظہور کہتے ہیں۔ اول مرتبہ کہ جس کا کوئی تعین نہیں ہے۔ آحادیت کہتے ہیں۔ اور وہ اس مرتبہ میں ہر صفت اور قید سے پاک ہے یہاں تک اطلاق سے بھی۔ دوسرا مرتبہ پہلے کہتے ہیں کہ اس حقیقت محمدی اور وحدت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مرتبہ عبارت ہے حق جل شانہ کے علم سے جس سے تمام موجودات اور ذات و صفات کو جانا اور بالا جلال سے کہہ سکتے ہیں۔ تیسرا مرتبہ دوسرے کا تعین ہے جسے حقیقت انسانی اور و احدانیہ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ عبارت ہے حق جل شانہ کے علم سے جس کے ذریعہ اپنی ذات و صفات اور موجودات کو جمیع تعینات کے ساتھ تفصیل طور پر جانتا ہے۔ جو کہ اجناس میں موجود ہیں۔ پھر تمام مرتبہ عالم ارواح کا ہے

کہ وہ ایک ایسی لطیف اور بسیط تجلی ہے۔ جو نظریں نہیں آتی جو کہ تمام رنگوں یعنی سفید، سیاہ، زرد، سبز وغیرہ سے بالکل پاک ہے یا بخواں مرتبہ عالم مثال کا ہے جو ایسی ندرانی اور لطیف تجلی ہے۔ جو نظریں آ سکتی ہے۔ اور وہ بہ نسبت عالم ادراک کے کثیف ہے۔ ان چیزوں سے پاک ہے جو خرق والیتام کو قبول کرتی ہیں۔ چھٹا مرتبہ عالم اجسام کا جو ایسی کثیف تجلی ہے۔ جو خرق والیتام کو قبول کرتی ہے۔ اور عرش سے یکسر تحت الشریٰ تک واقع ہے۔ ساتواں مرتبہ جامع ہے جسے حضرت انسان کہتے ہیں۔ اور یہ آخری تجلی ہے کہ جب یہ ترقی کرتی ہے۔ تمام مرتبہ عالیہ کا عین ہو جاتی ہے۔ اور درجات عالیہ کی تمام صفات کو قبول کرتی ہے۔ اور حتیٰ کہ شدت اور ضعف کو بھی برخلاف انسان کو مل کے جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعتدال میں تمام مذکورہ رتبوں کی صفات کے ساتھ متصف ہے۔

ولا یمل وجهہ الوجود۔ — جانا چاہیے کہ جب ہر صورت میں ذات پاک جلوہ نہماے۔ جو ہر مرتبہ میں مختلف نام رکھتی ہے۔ پس چاہیے کہ عبودیت کے مراتب کے اسما کا اطلاق الہیت کے مرتبہ میں نہیں کیا جائے۔ رتبہ الہودیت کے اسما کا اطلاق مراتب عبودیت پر نہیں کیا جائے۔ اور بے دینی ہے لغو باللہ منہا۔ جانا چاہیے کہ وہ عالم ارواح کا ہے

بیان کریں تو معلوم قطع ہو جائیگے جاننا چاہیے کہ اہل ظواہر فقہاء اور محدثین
فرماتے ہیں کہ ہر شخص جو کہ امر حق جل شانہ ادا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے
اصناف کرے گا۔ اللہ پانچ وقت نماز اس طریقہ پر جو کہ کتب فقہ میں مذکور
کہ تکبیر اولیٰ میں جوع کرے گا۔ پس اس سے ہریانہ ہو یا وہ رمضان کے روزے
اور مال کی زکوٰۃ پس اس میں پانچ چوٹائی ایک سب سے اگر زاد راہ کی قوفی ہے
عمل کرے۔ اللہ نوال کو جیسے سارا سال روزے رکھنا۔ قیام شب و طائف
کیونکہ گناہوں کا چھوڑنا۔ جیسے زنا۔ شراب پینا۔ گناہ کرنا اختیار کرے۔ بخشے
ہوئے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور جل شانہ (جو کہ دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے)
کے خاص بندوں اور اہل بہشت میں سے ہوگا۔ جاننا چاہیے کہ اہل باطن جنہیں
صوفیاء کلام قدس اسلام کہا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ کچھ اہل ظواہر کہتے ہیں
وہ ادنیٰ اصناف ہے۔ بلکہ اصناف نہیں ہے۔ پس چاہیے کہ پہلے شریعت کے
راستہ پر اصحاب ظواہر کے حکم کے مطابق ثابت قدم رکھے۔ پھر ترقی ظاہر
بائیں طہ کہ نماز پڑھنی چاہیے۔ کہ تمام نماز میں اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف جوع
ہو۔ ورنہ جائز نہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضور تلک صائم
جائز نہیں۔ روزہ وہ ہے کہ تمام خواہشوں سے علیحدگی کرے۔ اور چاہے
اچھا بھلا خوش ہونے اور دیگر لذات سے تائب نہ ہو کہ وہ شریعت میں جائز
میں زکوٰۃ ہے کہ اپنے گھر میں کچھ بھی رکھے۔ جو کچھ ہے اسے دے دے۔ ایک وقت

کے کھانے کے مطابق لے لے۔ اور حج وہ ہے کہ اپنے باطن کی طرف جوع کرے۔
چنانچہ ظاہر اکبر کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ لیکن دل بطریق اولیٰ بیت اللہ
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ میں مائیں میں ساکت ہوں۔
اللہ نہ زمین میں۔ لیکن مومن بندہ کے دل میں سا جاتا ہوں۔ وہ (بندہ مومن)
ذکر و فکر میں اس طرح متفرق ہو جاتا ہے۔ ہر لمحہ سوائے اللہ کے نام کے اس کی
زبان پر نہیں ہوتا۔ اور سوائے صفات حق جل شانہ کے فکر اور کوئی چیز اس کے
دل میں نہیں ہوتی۔ دین کے سارے کام اس کی خبر سے دور ہوتے ہیں۔ ہر
نفع و نقصان جو اسے خلق سے پہنچتا ہے۔ وہ اسی سے جانتے۔ بظن
نفع بھی اور نقصان بھی اسی سے جانتا ہے۔ بلکہ ہر چیز کو وہم و خیال سمجھتا ہے
سوائے اللہ جل شانہ کی صفات کے۔ پس اسے ایک مقام حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ روزہ اہل بہشت کی نسبت ناجائز ہے۔ اللہ بہشت بھی اسی نام کی نسبت
اسی طریقہ سے ہے۔ اور مانو بہت کا تقاضا ہے۔ کہ جتنے صاحب سرا و داران
ہستے ہیں۔ انہوں نے ذوق اللہ مستی کا کلام فرمایا ہے۔ مٹو فیان کلام
ان کو شعلہ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ حضرت خوابہ لوہی نے فرمایا
ہے۔ جس وقت عبودیت کی زندگی تمام ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کی
زندگی اللہ کی زندگی ہو جاتی ہے۔ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا ہے
میں اگر اپنے علم کو ظاہر کروں تو مخلوق مجھے گنہگار سمجھے گی۔ کہ کافر اور بدست

ہر اس بڑائی کو جو جانیں گے۔ میرے حق میں جائز تصور کریں گے۔ امام جعفر
نے فرمایا ہے۔ میں قرآن کو قنابار بار پڑھتا ہوں کہ قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں۔
بیان کیا گیا ہے کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ متکبر کیوں ہیں۔
فرمایا چونکہ اپنا کبر و غرور ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بجائے حق جل شانہ کا کبر آ گیا ہے
حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا۔ میں عرش کو سنا، لوح اور قلم ہوں۔ میں
جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد
اور میرا ہوں نے فرمایا ہے کہ تم ایک ایسی ولایت میں ہو۔ جہاں امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر نہیں ہوتا۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت ذوالنون مصری
امیر اہل علیہ السلام کے پاس گئے تو حضرت اسرافیل نے فرمایا اگر تو اس لئے آیا ہے
کہ علم ادین و آخرین سے کسکے یہ بشریت لائق نہیں۔ اور اگر تو اس لئے آیا ہے کہ حاصل
کئے تو اپنے جو پہلا قدم اٹھایا تھا وہ وہیں تھا۔ حضرت معروکہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا کہ میں نے کوئی وجود میں ایک سوائے اللہ کے۔ حضرت ذوالنون نے
فرمایا میں نے تین سفر کئے اور تین علم حاصل کئے۔ ایک سفر میں علم الہی ہے
خاص و عام دونوں قبول کیا۔ دوسرے سفر میں ایک اور علم لایا جسے خاصوں نے قبول کیا
اور عام نے قبول نہ کیا۔ تیسرے سفر میں ایک اور علم لایا جسے نہ خواص نے قبول کیا
نہ عوام نے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا چنانچہ شرک و شرک کی ساری نیکیوں
کو جلا دیتا ہے۔ ایں لہو کہ نور و جہاں ہمدی ساری برائیوں کو نیست و نابود کرتا
ہے۔

حضرت ابو علی سند کے فرمایا ہے۔ میں ایک ایسی حالت میں تھا۔ میں اپنے ساتھ تھا میں اس
منزل میں خود موجود تھا۔ پھر ایک ایسی حالت میں ہو گیا کہ جس میں میں نے اسی
دیکھا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے۔ بُشَّحَانِي مَا الْعَظَمُ شَدَائِي
میں پاک ہوں اند میری کتنی عظمت الی شان ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ لا اِلٰهَ اِلَّا
اَنَا فَاَعْبُدْ دِينِي۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے۔ پس میری عبادت کرو۔
پھر فرمایا میں ہی لوح و محفوظ ہوں۔ اور پھر فرمایا کہ سانپ کی مانند میں نے
بشریت الی کھال دور پھینک دی ہے۔ اور اس سے باہر ہو گیا۔ ذکر کیا گیا ہے
کہ حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا۔ فرمایا میں الوہبہ
میں سے زیادہ زندگ ہوں۔ کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے مظاہرہ پر
آیا۔ اور کہلے بایزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا اللہ کوئی
نہیں ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ کسی نے حضرت بایزید سے کہا کہ قیامت
کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوئے
حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے
زیادہ ہے۔ حضرت ابو حفص حداد نے فرمایا جب میں نے حق جل شانہ
کو پہچانا میرے دل میں حق اور باطل نہ رہا۔ حضرت سہیل بن عبد اللہ
تستری نے فرمایا کہ میں محبت ہوں فرشتوں پر اور میرا دہنہ حوت ہے۔ علما پر اور فقہا
پر اور یہ بھی فرمایا کہ وہ ذکر جو زبان پر ہے وہ ہذیان دکھائے گا اور جو دل میں ہے

وہ وہاں سے اب یہ بھی فرمایا کہ صوفی ہے جس کا خون حلال اور مال مباح ہو۔
حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا ہے کافی عرصہ میں نے دھونڈا اپنے آپ کو پایا۔
اب اپنے آپ کو تلاش کرتا ہوں اس کو حاصل کروں گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بعض
ایسے فقراء بھی ہیں جو اپنی حاجت نہیں چاہتے یہاں تک کہ وہ یہ بھی نہیں
چاہتے کہ کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں اور کین میں کہا میں کہ اس میں
بے نام ہیں اور بے نشان ہیں بے علم ہیں اور بے جہل ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا
کہ جب بندہ قرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ پس
اگر اس سے پوچھا جائے کہ تو کہاں سے ہے اور کہاں جاتا ہے کہتا ہے میں
اللہ سے ہوں۔ اور اللہ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ آیا کوئی
غیر حق ہے جس نے حق جل شانہ کو پہچانا ہو۔ اور کوئی اللہ کے سوا اور ہے جو
اللہ کو دیکھتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی اور قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور
موجود ہے زمین و آسمانوں اور ان دونوں کے درمیان اللہ کے سوا کوئی اور
ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت حمزہ خراسانی کے کانوں میں ایک ڈبے کی آواز
پہنچی۔ فرمایا۔ لَبَّيْكَ جَلِّ شَانِہ اور وہ میں آگئے۔ حضرت ابراہیم خواں
ایک دن برف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شیخ ابو الحسن علی بن عسکریؒ سے کہا۔ آؤ اگر ہاں
میں ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم ہمیں جو بیت کی طرف بلا رہے ہو حضرت
ابو الحسن ندی نے حضرت حمزہ خراسانی کے ایک مرید پوچھا کہ تیرے پیروں پر کیا لکھا

میں نے کہا قرب۔ حضرت ابو الحسن ندی نے فرمایا ہم جہاں میں قرب بھی ہے
اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے ایک دن نور کی طرف دیکھا۔ اور میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔
یہاں تک کہ میں وہ نور ہو گیا۔ حضرت جنید نے فرمایا ہے میرے جسمے اللہ اللہ ہو گیا
اور کوئی نہیں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تیس سال ہو چکے ہیں کہ میں لوگوں سے
باتیں کر رہا ہوں۔ اور خلق بھی جانتی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ باتیں کر رہا ہے۔
بعض راولیوں نے ان دو شیطانات کو بایزید بسطامی کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی
فرمایا اللّٰهُ جَعَلَ اسْقَاطَ الْاَضْغَانَاتِ اَضْغَانِ اَشْيَاہِ اَوْ اَنْفِ اَشْيَاہِ اَوْ اَنْفِ اَشْيَاہِ
تو جیسے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن کسی نے حضرت جنید کے سامنے یہ پڑھا۔
کہ کَانَ اللّٰهُ مَعَ خَلْقِہِ۔ اللہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔ حضرت جنید نے فرمایا اَلَا اَنْتَ کَمَا کَانَ
اب یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح پہلے تھا ذکر کیا گیا ہے کہ ایک دن حضرت جنید
کے سامنے حضرت ثعلبی نے فرمایا۔ اللہ حضرت جنیدؒ فرمایا۔ اے ثعلبی الْخَبِيْثَةُ حَسْرًا
غیبت حرام ہے۔ حضرت سمون مجھے فرمایا میں ایک وقت اللہ کی محبت کے متعلق
بندے کو کوئی بات کہتا تھا مقررین فرشتے اس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے بلکہ
جھٹکتے تھے۔ حضرت رویم نے فرمایا ہے۔ توحید بشریت کے دور کرنے والے اور جو میت
نابت کرنے کا نام توحید ہے۔ مذکور ہے۔ حضرت رویم سے کسی پوچھا کہ توبہ کسے کہتے ہیں
فرمایا توبہ سے بھی توبہ کرنی چاہیے۔ حضرت یوسف بن حسین نے فرمایا ہے کہ میں جانتا
ہوں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی تشریف آوری ہوگی۔ اور یہ کہ حضرت

عین طبعیہ السلام کس قبیلہ میں آئی کیلئے اور اسکی پشت کون پہلا ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا
 کہ ہر جو نظریہ میں آگیا غیر ہے نیاز ہوگا حضرت ابو بکر واسطی نے فرمایا کہ جس نے
 اس کا ذکر کیا اس نے اس پر بہتان باندھا جس نے مہر کیا اس نے دیر کی جس نے شکر
 کیا اس نے تکلف کیا۔ اور نیز یہ بھی فرمایا کہ نہ کوئی عند ہے اور نہ غیر عند و احد
 نیک بخت اور نہ بد بخت اور یہ بھی فرمایا کہ میں نے نل اولد کا بیٹا ہوں۔ نہ لک آئے
 گل کا۔ حضرت ابوالعباس غلام نے فرمایا کہ توحید کی حقیقت کی علامت تو محمد صلا
 و علیہ وسلم ہے حضرت حسین بن منصور حلاج نے فرمایا ہے میں حق ہوں اور یہ بھی فرمایا
 کہ طرف ایمان نہیں آتا تاکہ کافر نہ بن جائے اور یہ بھی فرمایا لا تفرحتم۔ اور
 مت ما کیونکہ وہ ایک قدم ہے ذکر ہوا کہ کہی نے حضرت حسین سے پوچھا
 کہ تو کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے مذہب سے
 ذکر ہے کہ ایک دن حضرت حسین نے حضرت جنید کا دروازہ کھٹکھٹایا حضرت
 جنید نے فرمایا تو کون ہے حضرت حسین نے فرمایا میں حق ہوں ذکر ہے کہ
 ایک شخص نے حضرت کو کہلے حسین بن منصور تو پیغمبر موعود کا دعویٰ کر رہا ہے
 حضرت حسین نے فرمایا کہ آکھوس ہے مجھ پر تھن میری قدم کر دی میں تو
 ضلّی کا دعویٰ کرتا ہوں تو پیغمبر کا دعویٰ کہتا ہے حضرت شبلی نے فرمایا ہے
 کہ کیسے فی الدار غیر دیار گھر میں گھر والوں کے سوا کوئی نہیں اور یہ بھی فرمایا
 کہ میں جانتا ہوں کہ بہشت اور نوزخ کو ایک لقمہ بنا کر کھا جائے تاکہ بے سبب اسکی

عبادت کریں ذکر ہے کہ ایک دن حضرت شبلی و حدیث وجود پر وعظ فرمایا ہے
 تھے حضرت جنید کے اور فرمایا کہ اے شبلی زیادہ فاش نہ کر حضرت شبلی
 نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں۔ دونوں جہاں میں میرے سوا
 کوئی اللہ نہیں ہے ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت شبلی کے گھر کے دروازے
 پر آیا اور کہا کہ اے شبلی تو گھر میں موجود ہے؟ حضرت شبلی باہر آئے اور
 فرمایا کہ شبلی مر گیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کرے حضرت ابو بکر ارکبی
 نے فرمایا ہے کہ فرشتے آسمان کے نگہبان ہیں اور علماء دین کے نگہبان
 اور اولیاء اللہ کے نگہبان ہیں حضرت ابوالعباس قصاب علی نے فرمایا ہے
 کہ الحمد للہ قصاب کے بیٹے کی منزل خوشی اور غمی سے بالاتر ہے۔
 تمہارے رب پاس نہ میں ہے نہ خام۔ حضرت ابو جعفر حلاج نے فرمایا ہے
 کہ معائنہ زندیقی (بے دینی) ہے مشابہہ سراسر حیرت ہے حضرت ابوالعباس
 یاسکی نے فرمایا ہے کہ معرفت کی حقیقت معارف سے باہر ہے کا نام ہے
 حضرت ابوالخیر متنیانی اقطع نے فرمایا ہے کہ تفکر حج اور حجاب سے افضل ہے
 ۶ حضرت جعفر جلدی سے پوچھا گیا کہ صوفی کون ہیں بلکہ وہ نہیں ہیں۔
 حضرت ندوی بن عبد بغدادی نے فرمایا ہے طاعت اور شرک کی لذت برابر
 ہے اسی مطلب کیلئے قرآن مجید کا آیت ہے کہ اپنے رب کی عبادت
 ہی کہ تجھے یقین آجائے یا موت آجائے جس نے سہو و سستی کر کے لا

وہ عبادت گند گیا۔ حضرت ابو العباس نذر آبادی نے فرمایا ہے۔ عشق کے اند
عاشق کا معشوق سے معافی مانگنا عشق میں نقصان کا باعث ہے۔ حضرت
ابو الحسین خضریٰ نے فرمایا ہے۔ کہ صوفی وہ ہے جو فنا ہونے کے بعد اپنے
اور موجود ہونے کے بعد فنا ہو جائے۔ اسی بھی فرمایا کہ سوج میں حکم
کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔ حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا کہ زندگی باقی کیسے
حاصل ہوتی ہے۔ جب مخالفت درمیان سے اٹھ جائے۔ ذکر ہے کہ حضرت
جعفر مالکی سے پوچھا گیا کہ تصوف کیسے فرمایا غفلت کو اللہ کا وجود سمجھنا حضرت
ابو عبد اللہ محمدی نے فرمایا کہ متقی ہمیشہ شرک کے لہر گرد پھرتا ہے۔ حضرت
عباس بن یوسف نکلی نے فرمایا ہے کہ ہر زمانہ کے ساتھ مشغول ہے اس
ایمان کے متعلق نہیں پوچھنا چاہیے۔ ذکر ہے کہ حضرت ابو یعقوب کوئی نے
علماء و ائمہ فقہاء کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اللہ یہ آیت بھی کہ تو ان کو متحد خیال
کر لے۔ حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں۔ حضرت مظہر کرمانشاهی نے فرمایا کہ
فقیر وہ ہے جو اللہ کی طرف بھی متوجہ نہ ہو۔ حضرت ابو الحسن خرقانی نے فرمایا
ہے کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ گفتگو کی اللہ ہمیں پکھا ڈویا۔
اللہ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے والا اور سونے والا مختلف چیزیں ہیں۔ اسی بھی
فرمایا ہے کہ میں اپنے رب کے دو سال چھوٹا ہوں۔ ذکر کیا کیسے۔ لوگوں نے
حضرت نعمان خضریٰ سے نذر کے وقت کہا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فرمایا ہم نے خراج دیا اللہ انعام لیا۔ اللہ باقی کو تو حمد پر کھا۔ حضرت ابو بکر وراق
نے فرمایا ہے میں دنیا میں فاعل یعنی اثر کر نہ والا ہوں۔ حضرت علی ہجویریؒ نے
نے فرمایا کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے نہ جس کا دل ہو اور نہ رب ہو۔ حضرت ابو سعید
ابو الحسین نے فرمایا۔ (رباعی) = میرا جسم تمام کا تمام آنسوؤں گیا۔ اللہ سری آنکھوں نے
دیکھا + تیرے عشق سے بغیر جان و جسم کے زندگی بسر کرنا چاہیے + میری کوئی
نشانی نہیں رہی تو عشق کہاں کا + جب میں اپنے کاسارا معشوق بن گیا تو عاشق
کون ہے + حضرت عبد اللہ انصاری نے فرمایا ہے کہ زائد اپنے زہد پر ناز کرتا ہے
اللہ عاشق دوست پر۔ صوفی کے متعلق کیا باتوں۔ کیونکہ وہ خود ہی ہے۔ اللہ
بھی فرمایا ہے کہ میں کیا باتوں کہ صوفی کون ہے کہ وہ نہ آدم زاد ہے نہ آدم
دریہ بھی فرمایا کہ عبد اللہ ایک جوان تھا جو جنگل میں ارمیات ڈھونڈنے جاتا تھا۔
ایک ایک ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پہنچا۔ وہاں ایک ایسا چتر پایا کہ جسے
پہنے سے نہ وہ خود رہا۔ اللہ ابو الحسن خرقانی۔ اگر تجھے معلوم ہو تو میں وہ پرنسپل
نہ ہوں۔ کہ جس کی چابی ابو الحسن خرقانی ہے۔ اللہ یہ بھی فرمایا کہ حسین منصور
پنے کام میں پختہ نہیں تھا۔ اگر پختہ ہوتا تو کوئی شخص اس کا انکار نہ کرتا۔ میں اس
سے بلند باتیں کہتا ہوں۔ لیکن کوئی مصلحت انکار نہیں کرتا۔ حضرت احمد رافعی جہا
نہ فیل نے فرمایا ہے۔ اشعار علی ہم فطرتی فوالجلیل اللہ مالک ذات ہیں
جنہوں نے پاس سے نہ دانہ پانی آگے مٹی اور ہوا ہیں۔ اللہ نہ جسم مرے اللہ نہ

اور جو ہر میں۔ مسئلہ ہم حق مطلق ہیں۔ ان صفات کو دیکھئے ہم خدا کی ذات ہیں
 لیکن چاند کے نیچے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ غزل (۱) اگر آج اپنے
 ترغ سے ہمدہ ہالوں تو ایک جہان کو اپنا عاشق بنا لوں گا۔ (۲) خدا اور پروردگار
 بنا لوں گا۔ (۳) میں تاج سب کے متعلق ایک نکتہ کہوں گا تجھے بھی آج مصطفیٰ بنا
 ڈالوں گا۔ نیز فرمایا ہے۔ غزل (۱) خدا کی قسم ہم ہی حقیقی کان کا گوہر ہیں
 اور خالص ذات جبروت ہیں۔ کیونکہ ہم یہاں ہیں۔ (۲) تو ظاہری میں جبروت
 اور بدھوتی کو دیکھتے ہیں۔ ہمارا ایک ہی وجود ہے۔ اگرچہ ہم بدھوت میں یا
 جبروت میں۔ (۳) سورج کا ایک ذرہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک
 کھارا سورج ہے۔ ہم وہ فرد ذاتی ہیں جو اشیا کے ذریعے سے چمکتے ہیں جبر
 ابو صالح و مشقی نے فرمایا ہے کہ تو حیدر ہے کہ ساری دنیا کو ایک بندے۔ اور
 نیز فرمایا ہے کہ تو حیدر ہے کہ تو اس میں غیب ہو جائے۔ اور وہ تجھ میں
 غائب ہو جائے۔ حضرت احمد غزالی نے فرمایا ہے کہ سنت سطر ہو جائے
 کا نام ہے۔ اور غرض خدا بن جانے کا یہ بھی مذکور ہے کہ مذکور نیت
 فرطے تھے میں کافر ہو گیا۔ میں نے زنا بائندہ لی اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ حضرت بک
 ہمالی نے فرمایا۔ جو حق تعالیٰ کو پہچان لیا۔ اللہ نہیں کہتا ہے اور نیز فرمایا
 کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہند کو دیکھتے سے تمام ایمان لائے کافر
 ہو گئے۔ کسی کو اس کی خبر نہیں۔ حضرت عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے جس نے

واصل بخشہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا۔ پس اُس نے اللہ کے ساتھ شریک اور
 نیز فرمایا ہے۔ (۱) اگر میں اپنے راز کو مردہ ہڈیوں تو وہ اللہ کی قدرت سے اٹھ کھڑا
 ہو گا۔ (۲) میرا نقاب آسمان میں بکھلے۔ اور زمین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ میرے
 جھنڈے پہاڑوں پر گئے ہوئے ہیں۔ اور نیز فرمایا ہے۔ میرا ہی قدم
 ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ حضرت ابو مسعود ثمالی نے فرمایا ہے۔ میرا اللہ
 تو ہے کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے پہنچتا ہے۔ اُس کو قبول کرتا ہوں۔
 جو کچھ کھاتا ہے وہ کھاتا ہوں۔ جو کچھ پہنتا ہے وہی پہنتا ہوں۔ جو کچھ دیکھتا
 ہے بقی نے فرمایا ہے کہ تو کس سے ڈرتے ہو کہ تیرے سوا اللہ کوئی نہیں ہے
 یہ بھی فرمایا ہے۔ جو کچھ تو کہتا ہے اسی کا کہا ہوا ہے۔ جو کچھ تو تلاش کرتے ہو اسی
 ڈھونڈا ہوا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں ستم کا طریق بھی اللہ کا راستہ ہے۔
 مشرق سے یکر مغرب اٹھی تک۔ معارف کی طرف جانے والے سوار اللہ کے پیچھے ہیں
 کیونکہ میری جان کی منزل خدا اور اویکھڑے۔ حضرت محی الدین عربی نے فرمایا ہے
 صورت کا جہان حق کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ اگر بندے کا مکلف ہے
 تو وہ حقیقتاً نیست۔ اگر وہ حق کو مکلف ہے تو حق کیلئے مکلف ہونے کا مطالبہ
 نیز فرمایا زبیر شہر۔ اگر تو حق دیکھتا ہے خلق کو نہیں دیکھے گا۔ اگر تو حق کو دیکھتا
 تو تو حق کو نہیں دیکھ سکے گا۔ اور نیز فرمایا کہ نصاریٰ اس سب کے گمراہ ہیں کہ انہوں نے
 اللہ تعالیٰ کو تین تین بتیں کر دیا۔ اگر اسکو ہر جگہ جانیں تو کوئی گمراہی نہیں ہے۔

شعر ترجمہ کنند اس وقت تک کند ہے۔ جب تک ایک ہی قدم ہے۔ اور بیک وقت نہ
 موعید اور ہرگز میں نہ لایجبتک اشکالت کھا۔ عمر بنشکل نہ ہوا دستار
 نیز فرمایا۔ نام ہے اس دنیا میں اور نہ شیطان ہے۔ نہ سلطان علیہ السلام کی مملکت ہے
 اور نہ باقی ہے۔ پس یہ سارے کا سارا جہان عبارت ہے۔ تو اس کا معنی ہے۔ اے
 وہ ذات جو دلوں کیلئے مقناطیس ہے حضرت نجم الدین کبریٰ نے فرمایا ہے۔ کہ انسان
 ایک پرندہ ہے۔ جب پہلے پہل آفرینش کے اندھے سے گزر رہا نہ نکلتا ہے تو
 انا الحق کہتا ہے۔ جب جسے باہر نکالتا ہے سبحانی ما اعظم شانی یعنی میں پال
 میری شان کتنی بلند ہے۔ کہتا ہے۔ جب پاؤں باہر نکلتے۔ تو فرماتا ہے۔ کہ میں
 اوجہ میرے باہر آؤں جب پاؤں کو کھلے باہر نکلتے اور ہوا کی مانند ہوتے
 میں سدا کرتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اللہ کے ہوا کوئی معبود نہیں۔ جب مدت کے آشیانے
 میں جا بیٹھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ میرے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں حضرت سعد الدین
 حمیری نے فرمایا شعر میں وہ ہوں کہ دنیا ڈبیر کی مانند میرے ہاتھ میں ہے۔ بلکہ
 طاقت میری پیٹھ کی طاقت ہے۔ (۲۰) یہ کون مکان اور وہ کچھ جو اس دنیا میں ہے
 میری دو انگلیوں کی قدرت کے قبضہ میں ہے۔ نیز فرمایا ہے حقیقی مودہ اور حقیقی
 مشرک خدا اہل شائستہ۔ حضرت نجم الدین نازی نے فرمایا ہے۔ کہ امر بالمعروف و نہی
 اور بھی لکھ کر غیرے منع کرتا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ عارف بہشت میں ہوتے ہیں
 اور نہ دوزخ میں۔ بیان کیا گیا ہے کہ بابی رابعہ بصری ایک ناپنے پاس آگ

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ و جہنم لگی اور اس آگ
 بہشت کو جلا دلوں گی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اس کی عبادت کرے۔
 حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کی معمولی
 منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے اور نیز یہ بھی
 فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے اُسکو ایسے ناخن
 میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور
 عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب کی نے
 فرمایا ہے۔ عرش مطیٰ بنی آدم کے اندر گرد گھومتا ہے حضرت عثمان غفرانی نے
 ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت
 کرے وہ آدمی جو پاس بیٹھا تھا عرض کیا کسی کی اطاعت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے
 اس اشار میں ہاتھ نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم میں گے۔
 حضرت عثمان نے فرمایا یا اللہ جل جلالک تو جو یہ دو جہاں ملک ہے۔ یہ دو جہاں
 کہیں اور میری یہ کلاہ کہاں باہر ہو گئے ہیں۔ منقول ہے کہ حضرت امیر خسرو
 نے حضرت نظام الدین نذری زرخش کا جو تا ایک ہزار روپے میں خریدا جب حضرت
 نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا کہ خسرو تو نے سنا خریدا حضرت
 بیانی نے فرمایا ہے۔

اللہ ہی فرمایا ہے۔

ابیات

از شراب شوق گشتم مناد
ہست مگم گشت اندستاد
بود نامہ بود او نابود شد
ہر چه غیرش بود او مردود شد

بجل مجرود گشتم از ہستی تمام
نے وجودم ماند اسجاوند نام
زاد شدم پرداز سوائے لامکاں
دیدم آنجا چشمہائے بس عین
خویش را دیدم ہمہ باللہ و خویش
یا فم شربت مقصود خویش
حمد شدہ فانی محمد از وجود
غیر او دیدہ کہ کس دیگر بود

اور حضرت مسعود بک نے فرمایا ہے۔

رفت مسعود بک جملہ صفات بشر
چونکہ ہاں ذات بود باز ہاں ذات شد
اور حضرت ابو علی قلندر نے فرمایا ہے۔

بنی برآمدیم نامی کون ناموں نامی
نار میگذازد درختاں رختے بختے قیام
ملی کرد اندھ دگر بنی انداز بزرگ دگر
شرف ناز و تسبیح شد تو را غنی جزو اہی غلام
حضرت عثمان برہمدی صل شہباز نے فرمایا ہے۔

من آن ام کہ در بحر عدل اللہ بستم
بکچہ طور با موسی کلیم اللہ بستم
حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی نے فرمایا ہے۔

عالم چر بگاہ کہیں نزل است
عقی و گو گاہ سگان گان است
باعثر ذکر سی را زیر قدم نسیم
اسلام کفر سوزم ایر امتحان است

جملہ بشر کو اکب افلاک انجمن
جبرئیل با ملائکہ از چاکران است
تلمذ نبی طفیل منی انبیاء شدند
عیسی و خضر و یونس از پهلوان است
بشنو سخن بہاول از صدق و یحیی
واشد مکان ہد در سایہ بان است

حضرت ابو سعید الخدری نے فرمایا ہے۔

ان حبیع المؤمنون ان من حیث الوجود
من الحق سبحانہ و من حیث الوجود
غیرہ و ان فیہ اعیان تبارک فاما من حیث الحقیقہ
و ان فیہ اعیان سبحانہ و تعالی و مثالہ الحبلیہ الموح
و المؤمنہ اللہ فان کما ہا من
حیث الذین غیر الماء من حیث الناب عینہا

اور حضرت مصعب الدین سعدی شیرازی نے فرمایا ہے۔

ہمک درختاں در نصر ہوشیا
ہر دقتے دفتریت معرفت کار
اور نیز فرمایا ہے۔

ابیات

دین و علم اثر نہایت
کہ نہ بہر مجید عمر نعت
ارغز و جاب و ان قید
ہر حق شام از غم زہر
جملہ جملہ خیر و برائی
برای سنجیت بر عارنا جزو
ایست جبار و عی و شکر
وین چویند را بید کو
حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی نے فرمایا ہے۔

در خرابات مغان نہ فکرت
ایں غمب بین پہ لوزی زبانی
کس نہایت و شکست ناز
چین آپ کہ من ہر حرار
و وصلہ بہنم
اور نیز فرمایا ہے۔

غزل

بدشقت سحر از غصہ بچاتم دادند و در آن ظلمت شب بچاتم دادند
نیخود از تو شعشعہ بد تو ذاتم کردند باد از جام بجلائی مفاعم دادند
حضرت نظام الدین کجوی نے فرمایا ہے۔

ضمیمہ نزن بلکہ آتش زن است کہ مریم صفت بکرب و حق است
بے منزل اند من تا بتوا شاید را یافت الا تو
اور حضرت شمس الدین نے فرمایا ہے۔

ہر نقش کہ بہ تختہ ہستی پید است ای وقت کہیں تسکین نقش است
دریائے کہں جو میزند میوے تو موجش خواند و تحقیقت یات
حضرت فخر الدین عراقی فرماتے ہیں۔

فیرتش غیر در جہاں نگذشت لاجرم عین جملہ اشیاء شد
اند نیز فرمایا ہے۔

عشق کہ در دو کون مکانم پدیدیت فقا و مغربم کہ نشام پدیدیت
ز ابد و غزہ ہر دو جہاں صید کردم تنگہ بین کہ تیر و کمانم پدیدیت
گویم بہر زبان بہر گوش شنوم این طرز ترکہ گوش و دہم پدیدیت
اور حضرت جلال الدین دورسی نے فرمایا ہے۔

ذاتم زور و ادھر حرف بیرون زعدت در چشمہ لطف پنجانم ذہبت
علت ز احد با وحد آمد صری علت بگذاردا و وحد است

اور حضرت عزیز الدین کاشی نے فرمایا ہے۔

ای مکر رخ تو دہ نور بصیر تا بدخ تو ز نور توے مگر
گفتے مگر بغیر من آخر کوئی جہاز تو کجا کہ آید اند نظم
اور حضرت محمود جستری نے فرمایا ہے۔

من تو عارض ذات خود دیم مشکبائے مشکوہ وجودیم
ہمہ گینواں ابلج دادیم کہ از آئینہ پیدا کہ زمصل
جو ممکن کرد امکن بر نشانہ بخود جب در جینے نما
وصلانہ انکہ نفع خیالی است خیال از بیش برغیر وصال است
من تو چوں نہاند در میان چہ کعبہ چہ کنش چہ دیر فاد
ولی کہ معرفت نور و صفادید نہر ہمیز کہ دید اول خدا

اور حضرت محمد بن مغربی نے فرمایا ہے۔

نات کہ صفت اوست دم نامیم گنجی کہ طاسم اوست عالم نامیم
اے آنکہ توئی طالب اسم اعظم ازما بگند کہ اسم عظم نامیم
اند نیز فرمایا ہے۔

ما جام جہاں نمائی ذاتیم نامظہر جملہ صفاتیم
ہم مغزیم و شرقت شمس ہم ظلمت و چشمہ جاتیم
اند نیز فرمایا ہے۔

ای تو مخی از ظہور خویش
وے رخت پہاں بنور خویش
تا کند بر خود تجلی ہم ز خود
موسیٰ خود بود و طور خویش
بعد چندین در تماشا گاہ ذات
جنت خود بود و حمد و ثنیت

اور حضرت علی امینی نے فرمایا ہے :-

حضرت قاسم انور تبریزی نے فرمایا ہے :-

دریں جام دیدم بعین الیقین
نمود است غیر تو یعنی نبود
کہ غرور کجا بغیر و کون نقیض غیر
سری اللہ و اللہ مافی الوجود
اور نیز فرمایا ہے :-
تو از خود دور حجابی در نہ آں یار
عیان در کسوت کون مکانست
چو عکس مشرق صبح ندید باشد
جہاں دوست ز مرآت کون پیدا شد
بجز در آئینہ جان مانکد و ظہور
جہاں عشق کہ ہم اسد و ہم مسمی شد
اور حضرت مولوی عبدالرحمن نور الدین جاتی قدس سرہ اسامی نے فرمایا ہے
آں کان حسن بود بود از جہاں نشان
آں ان معرفت علی مایہ کار
اعداد کون و کثرت و صورت و حالت
فانکل واحد تجلی جل شان

ندست محض کردہ باوصاف و ظہور
نام تو علت ظہورش بود جہاں !
جای کشیدہ داند باز کہ میر عشق
رہزیت کس گوشت کس کشت
اندیز فرمایا ہے :-

غزل

ای جادولان بصوت اعلیٰ آمد
گاہ نمود ظاہر و گاہ مظهر آمد
بصوت عشق و لی عشق موش
غائب بصورت کسوت در آمد
گاہ گرفت جلوہ بعشوق استغنی
دل شکل و بساں پری بیکہ آمد
حکے گرفت جاذب عاشقی غناش
رنگل عاشقال بلا ہر دور آمد
بحریت فن کہ زاد و صافی مختلف
بلاں و نظره و صد و گوہر آمد
اندیز فرمایا ہے :-

غزل

ہمایہ و ہمنشین و ہمہ ہمدست
دردی گدا و طلبی شہ
در انجمن فرق و نہاں خانہ جمع
باندہ ہمدارست ہم بادہ -

رباعی

کشد از چہرہ عکس برقع آفتاب
ارانی فیہ وجہ شہ جہاد
ز قش جہاں در شمت مدی طور
شیدم شردہ رانی انا للہ

اور حضرت علی نرگش سیری نے فرمایا ہے :-

من ذات بہت منقطع ہر صفت و ہم اسلم
مہ نغمہ موج قطره ہم ہم جو ہم دریا ہم
اول منم آخر منم ظاہر منم باطن منم
غائب منم حاضر منم یکتا و نہ ہمتا منم
عالم منم آدم منم ہم شادی ہم غم منم
ہم در دو ہم مر ہم ہم ہم ہم ہم ہم ہم
جی منم انسی منم ہم ہم عرش ہم ہم ہم
ہم عالم قدسی ہم ہم فوری جہاں ہم ہم
ہم را کہ بہ شور و شرم عاشق ہم پادشہ

اند نیز فرمایید۔

رسالی

شہبازہ مکانم من در مکان بگنم
من من مش تو در مشرت بگنم
از صبر عرش تو من در آسمان بگنم
اند نیز فرمایید۔

من آفتابم من تمام تابان آید
هم نور سبحانی من هم نور کانی من
هم چشمه حیوان من هم چشمه دید
من شہباز من خضر من عقی قلب قریم
من تمام آسمان عظم پیش از تو جل
هم بحر عمانی من هم قطره بہار آمد
هم موسی عمران من هم طوطو حیران آمد
بیک کلمے دولت من این جلیط لولہ

ہو حضرت کلیم اللہ جہان آبادی نے فرمایا ہے۔ الْحَقِيقَةُ الْوَاحِدَةُ
الْمُطْلَقَةُ فِيهِ الْوُجُودُ لَا مَكَانَ مَشِيئَةٍ فَلَمَّا تَشَيْئَتْ بِالْأَوَّلِ حَادَرَ
رَبُّكَ الْخَالِدَ وَأَوَّلَ أَتَقَدَّاتٍ بِأَشْفِئَةٍ مَرَّعْبَدٍ أَوْ مَا لَوْ هَذَا مَرَّيْنِيَانِ

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت شاہ عالم سے پوچھا۔ یا شیخ ملا شمس
قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ مَا قَوْلَكَ قَالَ اللَّهُ أَحَدٌ سَمِعْتُ مَا قَوْلَكَ قَالَ
اللَّهُ الصَّمَدُ سَمِعْتُ مَا صِفَتَكَ قَالَ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ سَمِعْتُ مَا
قَوْلِكَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔ منقول ہے کہ حضرت شیخ

حسین بنگالی سے پوچھا گیا کہ تم کون ہو فرمایا۔ نہ مقیم نہ مسافر نہ ملان نہ
کافر، اند شیخ محمد شریف نے فرمایا ہے۔ الْخَلْقُ خَلْقُ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ خَلْقُ
الْخَلْقِ يَدُ الْخَلْقِ سَمِعْتُ مَا قَوْلَكَ قَالَ۔ اند نیز فرمایا ہے۔

الْأَوَّلُ هُوَ الْخَلْقُ بِحَقِيقَةِ الْوُجُودِ وَالْخَلْقُ يَدُ الْخَلْقِ يَدُ الْخَلْقِ
الْوَحِيدِ فَهُوَ اللَّهُ تَعَالَى

اند حضرت مولانا سیدنا و شہنا خواجہ غلام فخر الدین دہلوی نے فرمایا ہے

تو دست لزم فہمنا یم
کشور فتر را منم سلطان
آفتاب از رخ منم نخل ماند
ہر دو عالم بسوزد از فہم
خود گم اودھ دی و خود بیل
از یقین دکان جدیم من
گرچہ در کسوت گدا یم من
ہوں بجلوہ گری در یم من
گر ز رخ پردہ راکش یم من
خود غزل دہم سر یم من

اند نیز فرمایا ہے۔

منم کہ من تیاں پر تو جہاں منت
نہ ایں مد تنہا بگفت گوی منند
کہا بجنبت و خداں دلش نہ تو مل
منم کہ مد جو قمر بندہ جہاں منت
خود چوں دیدم رخ را بہ اودھ کے گنت
دکون آئینہ روی میثال منت
کہ کعبہ و بتخانہ قیل و قال منت
کے کماندہ جہاں طالب جہاں منت
ہر زہریدہ صابری جہاں بطل منت
کہ ایں جہاں بیل نہ خداں منت

اند نیز فرمایا ہے۔

پو تا باں گشت خود زید جہاں
بہر صورت نمود سہ دی خود را
بیل سے اودھ دی مد سجدہ ویر
پہریدہ ہمہ ذرات عالم
اگرچہ مد حقیقتہ بے مثال
کہ خلایق کس از قیل و قال

بدانکہ در خاتم کتاب لعنت بر کون و مکان پیدائش و جان سلطان الانبیاء
والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ شد

جان شدہ سرست از جمال محمد دل ز خودی رست در خیال محمد
سر سر چشمال عارفان خدا دل مست ز خاک رہ لعل ال محمد
لے دل پردہ باش طایب و صلیش هستصال خدا وصال محمد
تا کہ مسیحا و خضر جان بدہند کن انی دل سرست قیل و قال محمد
سلطنت عالم از فرید بخوابه باش غلام غلام اکبر محمد

غزل

یکبار روض نما بمن الغفر کائنات یاد از جناب حضرت حق بر تو صلوة
عالم ز تاب روی تو میسوختی تمام حاجت بجای شدی الکت پرده صفات
چوں بہر ذات جلوہ کنان من وجود خیر سے تافت نگار ترا از ہمہ جہت
نقاش کن چو نتودگر نقش را نہ بست قزوین خاک گئی تو کالای ملکات
بیشش شمع تو بسجہ نمایند صبح و شام ارباب کعبہ اند در احباب کائنات
در دیدہ فرید قدم رنجه کن گے تاسجدہ کردہ جان بدہد کفو پات

ابیات چند جہتہ تیرک در مدح شیخ خود سئلہ اللہ تعالیٰ یوم الدین
و افاض علینا من فیہ صلاتہ و برکاتہ آورده شد

غزل

درد عالم نیست چو شاہ غلام فخر دین در زاناش تازہ اسلام و نیایش فخر دین
ہست محبوب خدا و غوث وقت خیشن سیو سالار و سلطان طریقتہ بالیقین
کی نمی نازند اہل خاک بر افلاک کمان چونکہ داد سلطنتہ بر خاک شاہ انجمن
صد ہزار لیل بلکہ کردم جستجوئے عارفان نیست شلش کامل اند آسمان و در زمین
ہر کہ بیند یک نظر حسنش کہ عالم گیر است کے بدل مد خیال حور و فر دوس برین
رفتہ بود نہ سے ز عالم جمال اسرار سلوک گرنے بوعی وجود آں امام المسلمین
گر نیاید اعتقادات بر ہمہ اہل ددان سکر از دوزخے آند لہار و لہلال آہیں
کہ نباشد دل را بے خوب و بان جہل ہست ذالک پیکہ حور محبوب العالین
من غلام بہت ارند درد آورده ام کہ بخود جنت و صفا نشان دست آہیں
ہر کہ دست خویش مدد آید عارکہ گشت جانش فدیہ از نامرغ و کفر و بغض

من نیم لائق غلام آں شاہ با شمع فرید
چو ہزاراں کا طراں ساینند پر پایش حسین

ہدیہ شکر

محترم ملک فوٹو بخشن صاحب عیس پوہاں۔ و محترم الحاج بام عبد الرحمن صاحب
ریس لاٹاں د ملک غلام نازک صاحب عیس لائٹنگ فواید فریدیہ کے
اشاعت کے سلسلہ میں مالی امداد فرمائی۔ د علیہ۔ کہ ان کی یہ خدمت اپنے
شیخ کے حضور میں شرف قبولیت حاصل کرے (آمین)

اطلاع تمام پیر بردار ان کی خدمت اطلاع دی جاتی ہے
کہ کتاب ہفت اقطاب کا دوسرا حصہ مسمی بہ
مظاہر الغریب عرصہ سے تیار ہے۔ لیکن تدلیس افتاء، تبلیغ، جماعتی
پرورام کی بے پناہ مصروفیت و نیز ارباب سلسلہ فریدیہ جمالیہ کا شغل موجب تاخیر
ہیں۔ انشاء اللہ المولیٰ الکریم بفضل جیبہ الرؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کوشش
کی جاوے گی۔ کہ جلد تر طبع ہو۔ نیز ملفوظات مبارکہ حضور فریدیہ پاک کے
چار جلد تو بزبان فارسی طبع ہو چکے ہیں۔ اب باقی اہل جلد اس وقت تک طبع نہیں
ہو سکا۔ البتہ پیر بردار ائمہ محمد حسین صاحب نون اس جلد کے طبع کرانے کے معنی
تھے۔ خدا معلوم کیا وجہ تاخیر ہوئی۔ چونکہ ہر پنج جلد فارسی زبان میں ہیں۔
انسان سے اکثر حضرات باوجود کمال شوق و کمال عقیدت استفادہ حاصل نہیں
کر سکتے ان کا بھی اردو ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔
دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انوار فریدیت کے ان ایمان افروز مشعلوں کو
مستانان جمال فریدیت تک پہنچانے کے اسباب جلد تر مہیا فرماوے۔ (آمین)